SUN.29.Sep.2024
VOLUME:19 NO: 248
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) — اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 29/ ستمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 248
25/ ربیع الاول 1446ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

حسن نصر اللہ شہید ہو گئے

حزب اللہ نے تصدیق کر دی

بیروت: 28/ستمبر (ایجنسیز) حزب اللہ نے تصدیق کی ہے کہ ان کے سربراہ حسن نصر اللہ اسرائیلی حملے میں شہید ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، انہیں گزشتہ روز کے حملے میں نشانہ بنایا گیا۔حزب اللہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ"اسرائیل کے خلاف حزب اللہ کی جنگ جاری رہے گی۔" اس حملے میں حزب اللہ کے سینئر رہنما علی کرکی اور حسن نصر اللہ کی بیٹی زینب بھی شہید ہوئی ہیں۔علاوہ ازیں، شام لبنان میں القدس فورس کے کمانڈر عباس نیلفوروشن بھی اس حملے کے نتیجے میں شہید ہوئے۔گزشتہ روز اسرائیل نے بیروت میں بنکر بسٹر میزائل حملہ کیا۔حسن نصر اللہ بیروت میں 6 عمارتوں کے نیچے بنکر میں موجود تھے، جس پر حزب اللہ کا ہیڈ کوارٹر قائم تھا۔یہ ہیڈ کوارٹر رہائشی عمارتوں کے نیچے واقع تھا۔جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں 11 طبی عملے کے ارکان بھی شہید ہوئے۔رپورٹس کے مطابق، اسرائیلی فوج نے شہری دفاع کے مراکز اور ایک طبی کلینک پر حملے کیے، جس میں ڈاکٹر، نرسیں، اور دیگر طبی عملے کے ارکان شامل تھے۔ان حملوں میں 10 افراد زخمی بھی ہوئے۔یہ حملے اسرائیلی سرحد کے قریب لبنان کے طیبہ اور دیر سریانی علاقوں میں کیے گئے، جس کے نتیجے میں پیر سے اب تک لبنان میں 700 سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں۔

ممبئی اور نوی ممبئی کے سبز علاقے کی حفاظت ضروری

بلڈروں کے حوالہ نہ کرے حکومت: سپریم کورٹ

ممبئی:28/ستمبر (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے جمعہ کو اپنے ایک اہم تبصرہ میں کہا ہے کہ ممبئی اور نوی ممبئی جیسے شہروں میں صرف عمودی ترقی ہو رہی ہے۔ایسے شہروں میں کچھ سبز علاقے بچے ہیں، جنہیں محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے یہ بات سٹی اینڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (سڈکو)، نوی ممبئی کے ذریعہ بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف داخل اپیل پر سماعت کے دوران کہی۔ہائی کورٹ نے سرکاری کھیل احاطہ کے لیے نوی ممبئی میں 20 ایکڑ زمین چھوڑنے اور اس کے موجودہ مقام سے 115 کلومیٹر فاصلے پر رائے گڑھ ضلع کے مان گاؤں میں ایک دور دراز علاقے میں منتقل کرنے کے مہاراشٹر حکومت کے 2021 کے فیصلے کو رد کر دیا تھا۔زمین 2003 میں کھیل احاطہ کے لیے مقرر کی گئی تھی اور 2016 میں پروجیکٹ اتھاریٹی نے اس کا حصہ رہائشی اور کاروباری مقاصد کے لیے ایک نجی ڈیولپر کو الاٹ کیا تھا۔اسی معاملے پر سپریم کورٹ نے ایک مختصر سماعت کے دوران کہا کہ یہ ایک مقبول روایت ہے، حکومت جو بھی سبز علاقے بچے ہیں، اسے بلڈروں کو دے دیتی ہے۔جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ اب شہروں میں بہت کم سبز علاقے بچے ہیں، انہیں محفوظ رکھنا ہوگا اور بلڈروں کو دینے سے پرہیز کرنا ہوگا۔بنچ پہلی نظر میں یہ جان کر حیران رہ گئی کہ ریاستی سطح کے کھیل احاطہ کے لیے دی گئی زمین کچھ ترقیاتی کاموں کے لیے دی جا رہی ہے اور مجوزہ احاطہ کو رائے گڑھ ضلع میں منتقل کیا جانا ہے۔بنچ نے ہلکے پھلکے انداز میں یہ بھی پوچھا کہ ایسے میں گولڈ میڈل فاتح کیسے نکلیں گے۔سڈکو کی طرف سے عدالت میں پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتہ نے کہا کہ کھیل احاطہ کی تعمیر کے لیے 20 ایکڑ زمین ناکافی ہے اور اس کے علاوہ ریاست نے متبادل مقام نشان زد کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ شہروں کے سبز علاقوں سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ شہری منصوبہ بندی سرگرمیوں سے متعلق ہے جس پر سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے۔بنچ نے عرضی پر اگلی سماعت کی تاریخ 30 ستمبر طے کی ہے۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخابات دیوالی کے بعد منعقد کرنے پر الیکشن کمیشن کا فیصلہ

ممبئی:28/ستمبر (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں آغاز ہو چکا ہے۔آج الیکشن کمیشن اس عام انتخابات کی تیاری کر رہا ہے۔اس پر نظر ثانی کی گئی کہ کیا سہولیات فراہم کی جائیں گی۔اب سیاسی جماعتوں میں تجسس ہے کہ انتخابات کی تاریخ کا اعلان کب ہوگا۔اس حوالے سے سیاسی جماعتوں نے کمیشن کے سامنے اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔

الیکشن کب ہوں گے؟: سیاسی جماعتوں سے دو روز تک بات چیت ہوئی۔سیاسی جماعتیں کہتی رہی ہیں کہ تہواروں اور تقریبات کے بعد انتخابات کا اعلان کریں۔الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے 11 سیاسی جماعتوں سے بات چیت کی۔الیکشن کمیشن اب سیاسی جماعتوں کی ان تجاویز کی بنیاد پر الیکشن کی تاریخ کا اعلان کرنے جا رہا ہے۔معلوم ہو رہا ہے کہ اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔عام طور پر یہ پیشین گوئی کی جاتی ہے کہ انتخابات تہواروں سے گریز کر کے ہوں گے۔یعنی دیوالی کے بعد انتخابات متوقع ہے۔

فریقین کا مطالبہ کیا ہے؟: کچھ جماعتوں نے پیسے کی طاقت کو روکنے کا مطالبہ کیا۔پولنگ اسٹیشن بہت دور ہیں۔بزرگوں کے آنے جانے کے لیے گاڑی کا بندوبست کرنے کا مطالبہ کیا۔بعض جماعتوں نے درخواست کی ہے کہ پولنگ ایجنٹ اسی حلقے سے ہونا چاہیے۔پارٹی نے پولنگ بوتھ میں موبائل فون لے جانے پر پابندی لگانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے جعلی خبروں کو روکنے کا مطالبہ کیا۔کمیشن نے واضح کیا کہ ہم نے جعلی خبروں کی روک تھام کے بارے میں معلومات دی ہیں۔تمام جماعتوں کا مطالبہ ہے کہ افسران کے تبادلے درست طریقے سے کیے جائیں۔پیسے کا صحیح استعمال ہونا چاہیے۔معمر افراد کے لیے علیحدہ سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔پولنگ بوتھ پر موزوں شخص کو کھڑا کریں، جس کا تعلق اسی حلقے سے ہو۔الیکشن کمیشن نے آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے بڑی مشق کی ہے۔ویب کاسٹنگ 50 فیصد بوتھس پر ہوگی۔شہری علاقوں میں پولنگ سٹیشنوں پر 100٪ سی سی ٹی وی لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔بیت الخلا کی سہولت ہوگی، پینے کے لیے پانی ہوگا۔جہاں لمبی قطار ہوگی وہاں کرسی کا انتظام ہوگا۔بزرگ شہریوں کے لیے مزید سہولیات فراہم کی جائیں گی۔گھر گھر ووٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔سکشم ایپ بنائی گئی ہے۔الیکشن کمیشن نے واضح کیا کہ وہ ہر شخص کو ووٹ دینے کا حق استعمال کرنے کے لیے جو بھی کرے گا وہ کرے گا۔

اوڈیشہ: عقیدت مندوں کی بس جلیشور میں

قومی شاہراہ سے نیچے گری، 4 ہلاک، 23 شدید زخمی

بالیشور:28/ستمبر (ایجنسیز) بالیشور ضلع کے جلیشور میں گزشتہ رات ایک بڑا اسٹرک حادثہ پیش آیا جس میں ایک مسافر بس قومی شاہراہ سے 20 فٹ نیچے گر گئی۔اس میں 4 عقیدت مندوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ 23 دیگر لوگ زخمی ہیں۔زخمیوں میں 16 افراد کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔مرنے والوں میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔بتایا جاتا ہے کہ اتر پردیش سے 57 تیرتھ یاتری جگن ناتھ مہا پربھو کا درشن کرنے کے لیے کرشنا نامی بس میں پُری کے لیے روانہ ہوئے تھے۔مسافر 18 مارچ کو اتر پردیش سے چلے تھے۔بس کل رات کو اکاتہ سے پُری کے لیے جا رہی تھی۔اسی درمیان رات کے قریب 1 بجے قومی شاہراہ 60 پر بس اپنا توازن کھو بیٹھی اور قومی شاہراہ سے 20 فٹ نیچے پلٹ گئی۔حادثہ کی اطلاع ملنے کے بعد این ایچ پٹرولنگ وین، جلیشور پولیس اور فائر بریگیڈ سروس کے جوان موقع پر پہنچ گئے اور فوری طور پر راحت اور بچاؤ کام شروع کر دیا۔زخمی عقیدت مندوں کو فوراً جلیشور کے ایک اسپتال میں لے جایا گیا۔بعد میں ان کی حالت بگڑنے پر 17 سے زیادہ مریضوں کو بالاسور کے ڈی ایچ ایچ میں داخل کرایا گیا۔پولیس مبینہ طور پر واقعہ کے سلسلے میں ایجنٹ اور کنڈکٹر سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔مزید تفصیلات کا انتظار ہے کیونکہ تفتیش جاری ہے۔

حزب اللہ چیف نصر اللہ کے انتقال کی خبر سے

ایران دہشت زدہ، خامنہ ای محفوظ مقام پر منتقل!

دمشق: 28/ستمبر (ایجنسیز) اسرائیلی فوج کے ذریعہ بیروت میں حزب اللہ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیے جانے اور حزب اللہ چیف حسن نصر اللہ کی موت کی خبر سے پوری دنیا میں چہ می گوئیاں شروع ہو گئی ہیں۔اسرائیلی فوج نے حسن نصر اللہ کی موت کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ حزب اللہ کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی تازہ اطلاع نہیں دی گئی ہے۔گزشتہ شب جب اسرائیلی حملہ ہوا تھا تو اس کے بعد ان کے زندہ ہونے کا دعویٰ حزب اللہ کے ذرائع نے ضرور کیا تھا، لیکن ان سے کوئی رابطہ نہ ہونے کی بات بھی کہی تھی۔اب جبکہ اسرائیل ڈیفنس فورس نے حسن نصر اللہ کی موت کا دعویٰ کیا ہے تو بتایا جا رہا ہے کہ ایران میں دہشت کا ماحول ہے۔خبر رساں ایجنسی رائٹرس کا کہنا ہے کہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ملک کے اندر سخت سیکورٹی انتظام کے ساتھ محفوظ مقام پر لے جایا گیا ہے۔ایجنسی کا کہنا ہے کہ محفوظ مقام پر جانے کے بعد آیت اللہ خامنہ ای نے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ لبنان کے لوگوں اور حزب اللہ کے ساتھ ہر ممکن طریقے سے کھڑے ہوں اور اسرائیل کی حکومت بد کا سامنا کرنے میں ان کی مدد کریں۔خامنہ ای نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ اس علاقہ کی قسمت مزاحمت کی قوتوں کے ذریعہ طے کی جائے گی، جن میں حزب اللہ سب سے آگے ہوگا۔اس درمیان خبر رساں ایجنسی رائٹرس نے ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ ایران لگاتار حزب اللہ اور دیگر علاقائی پراکسی گروپوں کے ساتھ رابطے میں تھا۔اس رابطے کا مقصد یہ تھا کہ اگلے قدم کے بارے میں فیصلہ لیا جا سکے۔

ممبئی: حاجی علی درگاہ کو بم سے اڑانے اور

کئی دھمکیوں کے بعد ہائی الرٹ

ممبئی، 28 ستمبر (ایجنسیز) ممبئی میں حاجی علی درگاہ کو بم سے اڑانے اور کئی الگ الگ دھمکیوں کے بعد عروس البلاد میں ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ہائی الرٹ کی وجہ یہ ہے کہ مرکزی ایجنسیوں نے دہشت گردی کا خطرہ ظاہر کیا ہے، سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے، ممبئی پولیس نے ممکنہ دہشت گردی

کے خطرے کے بارے میں مرکزی ایجنسیوں کی انٹیلی جنس کے بعد پر ہجوم علاقوں میں سیکورٹی بڑھا دی ہے۔ شہر بھر میں مذہبی مقامات اور مصروف عوامی مقامات پر حفاظتی اقدامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق افسران کو احتیاطی اقدام کے طور پر ان علاقوں میں فرضی مشقیں کرنے کی ہدایت دی گئی ہیں۔حال میں بحر عرب میں ممبئی کے ساحل پر واقع مشہور حاجی علی درگاہ کو اڑانے کی دھمکی موصول ہوئی تھی۔ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو ان کے متعلقہ زون میں سیکورٹی کی کڑی نگرانی کرنے کا کام سونپا گیا ہے، جبکہ عبادت گاہوں کو خاص طور پر چوکس رہنے اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع دینے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز، ان احتیاطی اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، دو مشہور مذہبی مقامات کے آس پاس، ہلچل مچانے والی کرافورڈ مارکیٹ میں ایک فرضی مشق کی گئی۔عہدیداروں نے واضح کیا کہ یہ اضافہ سیکورٹی آنے والے تہواروں کے سیزن کے لیے معمول کی تیاریوں کا حصہ ہے، جس کے ساتھ ممبئی تیار ہو رہا ہے۔ درگا پوجا، دسہرہ اور دیوالی جیسی بڑی تقریبات کے لیے۔ مزید برآں، یہ شہر آئندہ مہاراشٹر ریاستی اسمبلی انتخابات کے لیے تیار ہے، جو نومبر میں ہونے کی امید ہے۔تہواروں کے مصروف موسم اور سیاسی تقریبات کے پیش نظر، ممبئی پولیس نے عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کوششیں تیز کر دی ہیں، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔

ہریانہ انتخابات کے لیے کانگریس کا منشور جاری

25 لاکھ تک مفت علاج، خواتین کو ماہانہ 2 ہزار روپے دینے کا وعدہ

چنڈی گڑھ:28/ستمبر (ایجنسیز) کانگریس نے ہفتے کے روز چنڈی گڑھ میں ہریانہ اسمبلی انتخابات 2024 کے لیے اپنا منشور جاری کر دیا، جس میں مختلف طبقات کے لیے خصوصی مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔منشور کے مطابق 25 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کیا جائے گا اور خواتین کو ہر ماہ 2 ہزار روپے دیے جائیں گے۔اس کے علاوہ، ستلج - یمنا لنک نہر سے پانی لینے کا وعدہ بھی منشور میں شامل ہے۔خیال رہے کہ یہ منشور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کی قیادت میں تیار کیا گیا اور اسے 'سات وعدے- پکے ارادے' کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس نے سابقہ حکومت میں کیے گئے وعدوں کو پورا کیا اور اس مرتبہ بھی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا جائے گا۔کانگریس نے اپنے منشور میں ہریانہ کے لوگوں کو معیاری تعلیم، نوجوانوں کو روزگار، اور بہتر صحت کی سہولیات دینے کے وعدے کیے ہیں۔اس میں کسان کمیشن کا قیام، کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی گارنٹی، اور محروم طبقات کو 100 مربع گز زمین دینے کا وعدہ شامل ہے۔

منشور کے چند اہم نکات یہ ہیں:

- سب کے لیے معیاری تعلیم کی فراہمی
- نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع
- 25 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت
- خواتین کو ہر ماہ 2 ہزار روپے مالی امداد
- کسان کمیشن کا قیام اور ایم ایس پی کی گارنٹی
- محروم طبقات کو 100 مربع گز زمین
- اقلیتی کمیشن کا قیام
- ہریانہ میں کھیلوں کی ترقی کے لیے مضبوط پالیسی کا نفاذ

کانگریس کے سینئر رہنما اشوک گہلوت نے منشور جاری کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو یقین ہے کہ ان انتخابات میں کامیاب ہوگی اور عوام کے ساتھ کیے گئے تمام وعدے پورے کیے جائیں گے۔انہوں نے کہا، ''ہم نے ابھی ابھی منشور جاری کیا ہے اور ہمیں پورا اعتماد ہے کہ کانگریس حکومت بنائے گی۔اس منشور کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا اور تمام وعدوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔''

نرملا سیتارمن کے خلاف ایف آر درج کرنے کا حکم،

انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کا الزام

بنگلورو: 28/ستمبر (ایجنسیز) بنگلورو کی ایک عدالت نے مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن کے خلاف جبراً وصولی کے الزام میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔بنگلورو میں عوامی نمائندوں کی خصوصی عدالت نے یہ حکم انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کے الزام کے سلسلے میں دیا ہے۔جنادھیکار سنگھرش پریشد (جے ایس پی) کے شریک صدر آدرش ایّر نے بنگلورو میں عوامی نمائندوں کی خصوصی عدالت میں شکایت درج کر کے مرکزی وزیر نرملا سیتارمن کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دینے کی مانگ کی تھی۔انہوں نے شکایت کی تھی کہ انتخابی بانڈ کے ذریعہ ڈرا دھمکا کر جبراً وصولی کی گئی۔عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے بنگلورو کے تلک نگر پولیس اسٹیشن کو انتخابی بانڈ کے ذریعہ جبراً وصولی کے معاملے میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔اے سی ایم ایم عدالت نے ایک حکم جاری کر کے شکایت کی ایک کاپی اور ریکارڈ تھانے کو بھیجنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ایف آئی آر التوا میں ہونے کے سبب سماعت 10 تاریخ کے لیے ملتوی کر دی گئی ہے۔نرملا سیتارمن کے ساتھ ساتھ بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا، بی جے پی کے ریاستی صدر بی وائی وجندر، بی جے پی رہنما نلن کمار کٹیل، مرکزی اور ریاستی بی جے پی دفاتر اور ای ڈی محکمہ کے خلاف بھی شکایت درج کرائی گئی ہے۔غور طلب ہے کہ مرکزی حکومت نے 2018 میں انتخابی بانڈ منصوبہ شروع کیا تھا اور اس کا مقصد سیاسی پارٹیوں کو دیے جانے والے نقد عطیہ کی جگہ لینا تھا، تاکہ سیاسی فنڈنگ میں شفافیت میں اصلاح ہو سکے۔انتخابی بانڈ کے ذریعہ سیاسی پارٹیوں کو فنڈ دیا جاتا تھا لیکن اس کا خلاصہ نہیں کیا جاتا تھا۔حالانکہ بعد میں اپوزیشن پارٹیوں کے الزامات اور دائر عرضی کے مدنظر سپریم کورٹ نے اسے رد کر دیا تھا۔

ایم سی ڈی میں ہوئے انتخاب کے خلاف

سپریم کورٹ سے رجوع کرے گی عام آدمی پارٹی

نئی دہلی:28/ستمبر (ایجنسیز) دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) میں جمعہ کو ہونے والے انتخاب کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔انہوں نے ایم سی ڈی کی قائمہ کمیٹی کے 18 ویں رکن کے انتخاب کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا اعلان کیا ہے۔وزیر اعلیٰ آتشی نے ہفتہ کے روز کہا، ''ہم اس الیکشن کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کریں گے۔'' انہوں نے کہا کہ ایم سی ڈی میں جمعہ کو بی جے پی نے جو الیکشن کرایا ہے وہ غیر قانونی ہے۔ایم سی ڈی کی کارروائی پارلیمنٹ کے ذریعے منظور شدہ 'میونسپل کارپوریشن آف دہلی قانون، 1957' کے تحت چلائی جاتی ہے۔اس قانون میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ قائمہ کمیٹی کے ارکان کا الیکشن کارپوریشن کے اجلاس کے دوران کرایا جانا چاہئے۔انہوں نے مزید کہا، ''کارپوریشن کے اجلاس کی تاریخ، مقام اور وقت کا تعین صرف اور صرف میئر کی جانب سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ان اجلاسوں کی صدارت میئر یا ان کی غیر حاضری کی صورت میں ڈپٹی میئر کی جانب سے ہی کی جا سکتی ہے۔'' آتشی نے بی جے پی پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا، ''بی جے پی کو آئین اور جمہوریت کی دھجیاں اڑانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔لیفٹیننٹ گورنر اور بی جے پی کے حکم پر ایم سی ڈی کمشنر اجلاس طلب کرتے ہیں، جب کہ انہیں اس کا اختیار نہیں ہے۔اس کے علاوہ وہ منتخب شدہ میئر یا ڈپٹی میئر کے مقام پر ایک عہدیدار کو پریزائڈنگ افسر مقرر کر دیتے ہیں۔یہ جمہوریت اور آئین کے قتل کے مترادف ہے۔'' آتشی نے کہا، ''جمعہ کو بی جے پی نے ایم سی ڈی میں جو الیکشن کرایا ہے وہ سراسر غیر قانونی ہے۔ہم اس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کریں گے اور آج ہی درخواست دائر کریں گے۔'' خیال رہے کہ اس معاملہ پر عام آدمی پارٹی گزشتہ دو دنوں سے بی جے پی پر حملہ آور ہے۔پارٹی کے لیڈران بی جے پی پر غیر آئینی طریقہ سے الیکشن کے انعقاد کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی نے ایل جی اور پولیس کے ساتھ مل کر جبراً اس الیکشن کا انعقاد کرایا ہے جبکہ میئر نے 5 اکتوبر کو الیکشن کرانے کا اعلان کیا تھا۔

سرفراز خان کے بھائی مشیر خان حادثہ میں زخمی

3 ماہ تک کرکٹ سے دور رہنے کا خدشہ

نئی دہلی:28/ستمبر (ایجنسیز) ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے ابھرتے ہوئے اسٹار سرفراز خان کے بھائی مشیر خان ایک بھیانک سڑک حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں۔یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مشیر اپنے والد نوشاد خان کے ساتھ اعظم گڑھ سے لکھنؤ جا رہے تھے۔حادثے میں مشیر کی کار 4 سے 5 بار سڑک پر پلٹی، جس کی وجہ سے ان کی گردن میں شدید چوٹیں آئیں۔خیال رہے کہ مشیر خان خود بھی ایک کرکٹر ہیں اور گھریلو کرکٹ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔انجری کے سبب ان کا ایران ٹرافی سے باہر ہونا تقریباً طے ہو چکا ہے۔رپورٹ کے مطابق، حادثے کی اصل وجہ واضح نہیں ہو سکی ہے لیکن ذرائع کا کہنا ہے کہ کار کا توازن بگڑنے کی وجہ سے یہ خوفناک حادثہ پیش آیا۔خوش قسمتی سے مشیر خان اور ان کے والد نوشاد خان کی جان بچ گئی، تاہم مشیر کو شدید چوٹیں آئیں اور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ انہیں کم از کم 6 ہفتے تک کرکٹ سے دور رہنا پڑے گا، جب کہ مکمل طور پر صحت یاب ہونے میں تقریباً 3 ماہ کا وقت لگ سکتا ہے۔سرفراز خان کا خاندان بنیادی طور پر اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ سے تعلق رکھتا ہے، ان کا آبائی گاؤں باسوپار سگڑی تحصیل میں واقع ہے۔مشیر خان نے حالیہ دلیپ ٹرافی میں اپنی شاندار کارکردگی سے سب کی توجہ حاصل کی تھی۔اپنے ڈیبیو میچ میں مشیر نے انڈیا بی کی جانب سے انڈیا اے کے خلاف کھیلتے ہوئے شاندار 181 رنز کی اننگز کھیلی تھی۔اس دوران انہوں نے 373 گیندوں کا سامنا کیا اور 16 چوکے اور 5 چھکے لگائے تھے۔مُشیر کی یہ اننگز دلیپ ٹرافی میں ڈیبیو کرنے والے کسی بھی نوجوان (20 سال سے کم عمر) کھلاڑی کی تیسری سب سے بڑی اننگز تھی۔اس فہرست میں بابا اپراجیت سب سے اوپر ہیں، جنہوں نے اپنے ڈیبیو پر 212 رنز بنائے تھے، جبکہ یش ڈھول دوسرے نمبر پر ہیں، جنہوں نے 193 رنز کی اننگز کھیلی تھی۔خاص بات یہ ہے کہ مشیر نے اپنے ڈیبیو میچ میں لیجنڈری کرکٹر سچن تندولکر کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جنہوں نے 1991 میں اپنے دلیپ ٹرافی ڈیبیو میں 159 رنز بنائے تھے۔اس کے علاوہ مشیر خان نے انڈر 19 ورلڈ کپ 2024 میں بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا، جہاں انہوں نے 7 میچوں میں 60 کی اوسط سے 360 رنز بنائے اور 7 وکٹیں بھی حاصل کیں۔کرکٹ ماہرین مشیر خان کو مستقبل کا بڑا ہندوستانی اسٹار سمجھتے ہیں اور ان کی آل راؤنڈر کی حیثیت میں ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

نظامِ انصاف کو معذور بچوں کی پریشانیوں پر

توجہ دینے کی ضرورت: چیف جسٹس چندر چوڑ

نئی دہلی:28/ستمبر (ایجنسیز) چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ نے ہفتہ کے روز ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معذور بچوں سے متعلق کچھ اہم نکات پر اپنی بات رکھی۔انھوں نے کہا کہ پولیس تھانوں سے لے کر عدالتوں تک پورے نظامِ انصاف کو معذور بچوں کے مسائل کو سمجھنے اور اس کے حل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔تحفظِ اطفال سے متعلق نویں قومی سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سی جے آئی چندر چوڑ نے کہا کہ معذور افراد کے ساتھ جو چیلنجز ہیں وہ جسمانی سے کہیں زیادہ ہیں۔انھیں جسمانی چیلنجز کے ساتھ ساتھ سماج میں موجود تعصب، قدامت پرستی اور غلط سوچ سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔ڈی وائی چندر چوڑ نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں یقینی بنانا چاہیے کہ پولیس تھانوں سے لے کر عدالتوں تک نظامِ انصاف ان بچوں کی پریشانیوں کو سمجھیں اور ان کا حل تلاش کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ اس دو روزہ تقریب کا انعقاد یونیسف، ہندوستان کے تعاون سے سپریم کورٹ کی جووینائل جسٹس کمیٹی کے تحت کیا گیا تھا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

تصویر(1) ناندیڑ: یشونت مہاودیالیہ کے شعبہ اردو کے زیر نگرانی قائم بزم اُردو کے زیر اہتمام 28 ستمبر 2024 کو ایک ادبی پروگرام منعقد کیا گیا۔اس موقع پر تصویر میں دائیں سے صدر شعبہ اردو ڈاکٹر شبانہ درانی، محمد تقی مدیر اعلیٰ ورق تازہ ناندیڑ، معروف شاعر اور استاد محمود علی سحر اور کالج کی وائس پرنسپل ڈاکٹر کو تیا سون کامڑے دیکھے جا سکتے ہیں۔محمد تقی نے اپنی تصنیف مٹی کے چاند ستارے اور محمود علی سحر نے اپنے مجموعہ کلام حسرت ہی رہی کے چند نسخے وائس پرنسپل ڈاکٹر سون کامڑے کو کالج کی لائبریری کے لئے بطور تحفہ پیش کئے۔
تصویر(2) تصویر میں کالج کیمپس میں مہمانان خصوصی اور کالج کی صدر شعبہ اردو ڈاکٹر شبانہ درانی اردو بزم کے ممبر طلباء و طالبات کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔(تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارے میں پڑھئے)

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
29 Sep. 2024

حسن نصر اللہ: عسکریت پسند عالم جنھوں نے حزب اللہ کو لبنان کی فوج سے بھی زیادہ طاقتور بنایا

کیوان حسینی

حزب اللہ نے اپنے سربراہ حسن نصر اللہ کی ہلاکت کی تصدیق کر دی ہے، تاہم لبنانی تنظیم نے اس حوالے سے مزید تفصیلات تاحال جاری نہیں کی ہیں۔ اس سے قبل سنیچر کو صبح اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا تھا کہ بیروت میں فضائی کارروائی کے دوران عسکریت پسند تنظیم حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ایک پیغام میں آئی ڈی ایف نے دعویٰ کیا ہے کہ 'حسن نصر اللہ اب دنیا کو دہشت زدہ نہیں کر سکیں گے۔' یہ بیان بیروت میں رات گئے ہونے والے حملوں کے سلسلے کے بعد جاری کیا گیا ہے جن کے بارے میں اسرائیل کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں نصر اللہ اور حزب اللہ کے دیگر کمانڈروں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ شیعہ عالم حسن نصر اللہ کے اسلامی جمہوریہ ایران اور اس کے رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای کے ساتھ قریبی تعلقات رہے۔ اس گروپ کو اس وقت لبنان کی اہم ترین سیاسی جماعتوں میں شمار کیا جاتا ہے جس کا اپنا مسلح ونگ بھی ہے۔ حسن نصر اللہ، جو لبنان اور دیگر عرب ممالک دونوں میں مقبول ہیں، حزب اللہ کا مرکزی چہرہ سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے حزب اللہ کو سیاسی اور عسکری طور پر مضبوط کیا۔ ان کی قیادت میں حزب اللہ نے فلسطینی عسکریت پسند گروہ حماس کے جنگجوؤں کو تربیت دی ہے جبکہ وہ کھل کر عراق اور یمن میں ملیشیا کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ انھوں نے ایران سے میزائل اور راکٹ سمیت دیگر ہتھیار حاصل کیے تاکہ انھیں اسرائیل کے خلاف استعمال کیا جا سکے۔ حزب اللہ کو بطور ایک ملیشیا قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد لبنان پر حملہ کرنے والے اسرائیلی فوجیوں کے خلاف لڑنا تھا۔ اب یہ ایک ایسی عسکری طاقت ہے جو لبنان کی فوج سے بھی زیادہ طاقتور ہے اور سیاسی جوڑ توڑ میں بھی حصہ لیتی ہے۔ اس تنظیم کے ذریعے لبنان میں صحت، تعلیم اور دیگر سوشل سروسز مہیا کی جاتی ہیں۔ ایران علاقائی اثر و رسوخ برقرار رکھنے کے لیے حزب اللہ کی حمایت کرتا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ حزب اللہ کو امریکہ کی طرف سے دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں شامل کیا گیا، نہ تو ایران کے رہنماؤں اور نہ ہی نصر اللہ نے اپنے قریبی تعلقات کو کبھی چھپایا۔ حسن نصر اللہ کے جتنے پرجوش پرستار ہیں اتنے ہی ان کے دشمن بھی رہے۔ اسی وجہ سے وہ اسرائیل کے ہاتھوں ہلاکت کے خوف سے برسوں سے عوام کے سامنے نہیں آئے۔ لیکن اس وجہ سے ان کے مداح ان کی تقریروں سے محروم رہتے تھے۔ یہ تقاریر دراصل طاقت کے استعمال کے لیے نصر اللہ کا اہم ہتھیار رہیں اور اس طرح وہ لبنان اور دنیا کے مختلف مسائل پر تبصرہ کرتے رہے اور اپنے حریفوں پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔ لبنان میں بہت سے لوگ 2006 میں اسرائیل کے خلاف حزب اللہ کی ایک ماہ تک جاری رہنے والی تباہ کن جنگ کو اب بھی یاد کرتے ہیں اور انھیں خدشہ ہے کہ یہ گروپ ملک کو ایک اور تنازعے میں دھکیل سکتا ہے۔ حزب اللہ کے مقاصد میں سے ایک اسرائیل کی تباہی ہے، جو اس گروپ کو حماس سے زیادہ طاقتور دشمن کے طور پر دیکھتا ہے۔ حزب اللہ کے پاس ہتھیاروں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جس میں ایسے میزائل شامل ہیں جو اسرائیلی علاقے میں دور تک حملہ کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تربیت یافتہ جنگجو اس کے علاوہ ہیں۔

بچپن اور جوانی

حسن نصر اللہ کی پیدائش کے کچھ ہی عرصے بعد لبنان میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ وہ بیروت کے مشرق میں ایک غریب محلے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ایک چھوٹی سی دکان کے مالک تھے اور حسن ان کے نو بچوں میں سب سے بڑے تھے۔ جب لبنان میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو ان کی عمر پانچ سال تھی۔ یہ ایک تباہ کن جنگ تھی جس نے بحیرہ روم کے اس چھوٹے سے ملک کو 15 سال تک اپنی لپیٹ میں رکھا اور اس دوران لبنانی شہری مذہب اور نسل کی بنیاد پر ایک دوسرے سے لڑے۔ اس دوران مسیحی اور سنی ملیشیا گروپوں پر الزام لگا کہ وہ بیرونی ممالک کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ جنگ کے آغاز کی وجہ سے حسن نصر اللہ کے والد نے بیروت چھوڑنے اور جنوبی لبنان میں اپنے آبائی گاؤں واپس جانے کا فیصلہ کیا جہاں شیعہ اکثریت تھی۔ حسن نصر اللہ 15 سال کی عمر میں اس وقت کے سب سے اہم لبنانی شیعہ سیاسی عسکری گروپ کے رکن بن گئے جس کا نام امل موومنٹ تھا۔ یہ ایک بااثر اور فعال گروپ تھا جس کی بنیاد ایرانی موسی صدر نے رکھی تھی۔ اس دوران نصر اللہ نے اپنی مذہبی تعلیم بھی شروع کی۔ نصر اللہ کے اساتذہ میں سے ایک نے مشورہ دیا کہ وہ شیخ بننے کا راستہ اختیار کریں اور نجف جائیں۔ حسن نصر اللہ نے یہ مشورہ قبول کر لی اور 16 سال کی عمر میں عراق کے شہر نجف چلے گئے۔

لبنان واپسی اور مسلح جدوجہد

حسن نصر اللہ کی نجف میں موجودگی کے دوران عراق ایک غیر مستحکم ملک تھا جہاں دو دہائیوں تک مسلسل انقلاب، خونی بغاوت اور سیاسی قتل و غارت کا راج رہا۔ اس عرصے کے دوران عراق کے نائب صدر صدام حسین نے خاصا اثر و رسوخ حاصل کر لیا تھا۔ حسن نصر اللہ کے نجف میں قیام کے صرف دو سال بعد بعث پارٹی کے رہنما اور خاص طور پر صدام حسین کے فیصلوں میں سے ایک یہ تھا کہ تمام لبنانی شیعہ طلباء کو عراقی مدارس سے نکال دیا جائے۔ حسن نصر اللہ نے نجف میں صرف دو سال تعلیم حاصل کی اور پھر انھیں یہ ملک چھوڑنا پڑا۔ لیکن ان کی نجف میں موجودگی نے اس نوجوان لبنانی کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔ ان کی ملاقات نجف میں عباس موسوی نامی ایک اور عالم سے بھی ہوئی۔ موسوی، جو کبھی لبنان میں موسی صدر کے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے، روح اللہ خمینی کے سیاسی نظریات سے بہت متاثر تھے۔ وہ نصر اللہ سے آٹھ سال بڑے تھے اور بہت جلد انھوں نے ایک سخت استاد اور ایک بااثر رہنما کا کردار سنبھال لیا۔ لبنان واپس آنے کے بعد یہ دونوں مقامی خانہ جنگی میں شامل ہو گئے۔ تاہم اس بار نصر اللہ عباس موسوی کے آبائی شہر گئے جہاں آبادی کی اکثریت بھی شیعہ تھی۔ اس دور میں نصر اللہ تحریک امل کے رکن رہے اور عباس موسوی کے قائم کردہ مدرسے میں تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔

ایرانی انقلاب اور حزب اللہ کا قیام

حسن نصر اللہ کی لبنان واپسی کے ایک سال بعد ایران میں انقلاب آیا اور روح اللہ خمینی نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ یہاں سے نا صرف لبنان کی شیعہ برادری کا ایران کے ساتھ تعلق بالکل بدل گیا بلکہ ان کی سیاسی زندگی اور مسلح جدوجہد بھی ایران میں رونما ہونے والے واقعات اور نظریے سے شدید متاثر ہوئی۔ حسن نصر اللہ نے بعد میں تہران میں اسلامی جمہوریہ ایران کے اس وقت کے رہنما سے ملاقات کی اور خمینی نے انھیں لبنان میں اپنا نمائندہ مقرر کیا۔ یہیں سے حسن نصر اللہ کے ایران کے دوروں کا آغاز ہوا اور ایرانی حکومت میں فیصلہ ساز اور طاقت کے مراکز سے ان کے تعلقات قائم ہوئے۔ ایران نے لبنان کی شیعہ برادری کے ساتھ تعلقات کو بہت اہمیت دی۔ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی وجہ سے فلسطینی تحریک بھی انقلابی ایران کی خارجہ پالیسی کی اہم ترین ترجیحات میں شامل تھی۔ اس عرصے کے دوران خانہ جنگی میں گھرا لبنان فلسطینی جنگجوؤں کے لیے ایک اہم اڈہ بن گیا تھا اور قدرتی طور پر بیروت کے علاوہ جنوبی لبنان میں بھی ان کی مضبوط موجودگی تھی۔ لبنان میں بڑھتے ہوئی عدم استحکام کے بیچ اسرائیل نے لبنان پر حملہ کر دیا اور اس ملک کے اہم حصوں پر تیزی سے قبضہ کر لیا۔ اسرائیل نے دعویٰ کیا کہ اس نے فلسطینی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے لبنان پر حملہ کیا۔ اسرائیل کے حملے کے فوراً بعد ہی ایران میں پاسداران انقلاب اسلامی کے فوجی کمانڈروں نے لبنان میں ایران سے وابستہ عسکری گروپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ تحریک حزب اللہ تھی اور حسن نصر اللہ اور عباس موسوی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے امل تحریک کے کچھ دیگر ارکان کے ساتھ اس نئے قائم ہونے والے گروپ میں شمولیت اختیار کی۔ اس گروہ نے بہت جلد لبنان میں امریکی افواج کے خلاف مسلح کارروائیاں کر کے خطے کی سیاست میں اپنا نام قائم کیا۔

قیادت کے راستے پر

جب حسن نصر اللہ نے حزب اللہ میں شمولیت اختیار کی تو ان کی عمر صرف 22 سال تھی اور وہ نوآموز سمجھے جاتے تھے۔ تاہم نصر اللہ کے ایران سے تعلقات دن بہ دن گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ انھوں نے اپنی دینی تعلیم کو جاری رکھنے کے لیے ایران کے قم شہر جانے کا فیصلہ کیا۔ نصر اللہ نے دو سال تک قم میں تعلیم حاصل کی اور اس عرصے کے دوران فارسی سیکھنے کے ساتھ ساتھ ایرانی اشرافیہ میں بہت سے قریبی دوست بنائے۔ لبنان واپسی پر ان کے اور عباس موسوی کے درمیان ایک اہم اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس وقت موسوی شام کے صدر حافظ الاسد کے حامی تھے۔ لیکن نصر اللہ نے اصرار کیا کہ حزب اللہ کی توجہ امریکی اور اسرائیلی فوجیوں پر حملوں پر مرکوز رہے۔ نصر اللہ حزب اللہ میں اقلیت بن گئے اور کچھ عرصہ بعد انھیں ایران میں حزب اللہ کا نمائندہ مقرر کر دیا گیا۔ وہ ایک بار پھر ایران واپس آئے لیکن حزب اللہ سے دور ہو گئے۔ اس زمانے میں ایسا لگ رہا تھا کہ حزب اللہ پر ایران کا اثر و رسوخ روز بروز کم ہو رہا ہے۔ یہ کشیدگی اس حد تک بڑھی کہ حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل کو ہٹا کر ان کی جگہ شام کی حمایت کرنے والے عباس موسوی نئے سربراہ بن گئے۔ طفیلی کی برطرفی کے بعد، حسن نصر اللہ واپس آ گئے اور عملی طور پر حزب اللہ کے نائب بن گئے۔

حزب اللہ کی قیادت

عباس موسوی کو حزب اللہ کا جنرل سیکرٹری منتخب ہونے کے ایک سال سے بھی کم عرصے میں اسرائیلی ایجنٹوں نے ان کو قتل کر دیا اور اسی سال، 1992 میں اس گروپ کی قیادت حسن نصر اللہ کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اس وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔ اس وقت لبنان کی خانہ جنگی کے خاتمے کو ایک سال گزر چکا تھا اور نصر اللہ نے ملک میں حزب اللہ کی سیاسی شاخ کو اپنی عسکری شاخ کے ساتھ ساتھ ایک سنجیدہ کھلاڑی بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس حکمت عملی کے نتیجے میں حزب اللہ لبنانی پارلیمنٹ کی آٹھ نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوئی۔ طائف معاہدے کے تحت، جس نے لبنان کی خانہ جنگی کا خاتمہ کیا، حزب اللہ کو اپنے ہتھیار رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس وقت اسرائیل نے جنوبی لبنان پر قبضہ کر رکھا تھا اور حزب اللہ مسلح تحریک چلا رہی تھی۔ لبنان کے حزب اللہ گروپ کو ایران کی مالی مدد مل رہی تھی اور یوں حسن نصر اللہ نے ملک میں سکولوں، ہسپتالوں اور خیراتی اداروں کا ایک وسیع نیٹ ورک تشکیل دیا۔ یہ فلاحی پہلو لبنان میں حزب اللہ کی سیاسی تحریک کی شناخت کا ایک اہم جزو بن گئی۔

اسرائیل کا انخلا اور حسن نصر اللہ کی مقبولیت

حسن نصر اللہ کی قیادت میں حزب اللہ گروپ کی مقبولیت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ سنہ 2000 میں اسرائیل نے اعلان کیا کہ وہ لبنان سے مکمل طور پر نکل جائے گا اور اس ملک کے جنوبی علاقوں پر قبضہ ختم کر دے گا۔ حزب اللہ گروپ نے اس تقریب کو ایک عظیم فتح کے طور پر منایا اور اس فتح کا سہرا حسن نصر اللہ کے نام لکھا گیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب اسرائیل نے امن معاہدے کے بغیر کسی عرب ملک کی سرزمین کو یکطرفہ طور پر چھوڑا اور خطے کے بہت سے عرب شہریوں کی نظر میں اسے ایک اہم کامیابی قرار دیا گیا۔ تاہم اس وقت سے لبنان کے ہتھیاروں کا مسئلہ لبنان کے استحکام اور سلامتی سے متعلق اہم سوالات میں سے ایک بن گیا ہے۔ لبنان سے اسرائیل کے انخلاء کی وجہ سے حزب اللہ گروپ کے مسلح رہنے کی قانونی حیثیت ختم ہو گئی اور غیر ملکی طاقتوں نے حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کی درخواست کی جس سے حسن نصر اللہ نے کبھی اتفاق نہیں کیا۔ 2002 میں حسن نصر اللہ نے اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کے دوران قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ کیا جس کے دوران 400 سے زائد فلسطینی، لبنانی قیدیوں اور دیگر عرب ممالک کے شہریوں کو رہا کیا گیا۔ اس وقت نصر اللہ پہلے سے زیادہ طاقتور اور بااثر دکھائی دے رہے تھے اور لبنانی سیاست میں ان کے حریفوں کے لیے ان کا مقابلہ کرنا اور ان کے اثر و رسوخ اور طاقت کے پھیلاؤ کو روکنا ایک بڑا چیلنج بن چکا تھا۔

حریری کا قتل اور شام کا انخلا

1983 میں اس وقت کے لبنان کے وزیر اعظم رفیق حریری کے قتل کے بعد رائے عامہ بدل گئی۔ رفیق حریری کو سعودی عرب کے قریبی اہم ترین سیاستدانوں میں شمار کیا جاتا تھا جنھوں نے حزب اللہ کو روکنے کے لیے بھرپور کوششیں کی تھیں۔ حریری کے قتل کے بعد عوامی غصے کا رخ حزب اللہ اور شام کی جانب ہوا، جن پر حریری کے قتل میں ملوث ہونے کا الزام تھا۔ بیروت میں اپوزیشن کے زبردست مظاہروں کے نتیجے میں شام نے اعلان کیا کہ وہ بھی لبنان سے اپنی فوجیں نکال لے گا۔ لیکن جب اسی سال پارلیمانی انتخابات ہوئے تو نا صرف حزب اللہ کے ووٹوں میں اضافہ ہوا بلکہ یہ گروپ دو وزارتیں حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ یہاں سے حسن نصر اللہ نے حزب اللہ کو لبنان کے قوم پرست گروپ کے طور پر متعارف کرایا جو دوسری طاقتوں کے تسلط کے سامنے نہیں جھکتا۔ 2005 کے موسم گرما میں حزب اللہ کے جنگجو اسرائیل میں داخل ہوئے اور ایک فوجی کو ہلاک اور دو فوجیوں کو یرغمال بنا لیا۔ اسرائیل کا ردعمل ایک شدید حملہ تھا جو 3433 دن تک جاری رہا، اور اس دوران تقریباً 1200 لبنانی ہلاک ہو گئے۔ اس جنگ کے نتیجے میں حسن نصر اللہ کی مقبولیت میں اور اضافہ ہوا جن کو عرب ممالک میں اسرائیل کے خلاف مزاحمت کرنے والے آخری شخص کے طور پر متعارف کرایا گیا۔

طاقت میں اضافہ

حزب اللہ کی طاقت میں اضافے کی وجہ سے حریف گروہوں بالخصوص لبنانی سیاست دانوں نے حزب اللہ کیخلاف کوششوں کو تیز کیا۔ 2007 میں، کئی مہینوں کی سیاسی کشمکش کے بعد، لبنانی حکومت نے منظوری دی کہ حزب اللہ کے زیر کنٹرول ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم کو ختم کر دیا جائے اور ٹیلی کمیونیکیشن کے معاملات صرف حکومت کے کنٹرول میں ہوں۔ اس فیصلے کو نا صرف حسن نصر اللہ نے قبول نہیں کیا بلکہ تھوڑے ہی عرصے میں ان کے مسلح گروہ نے بیروت پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ حسن نصر اللہ کے اس اقدام پر مغربی ممالک کی جانب سے شدید تنقید کی گئی۔ لیکن سیاسی مذاکرات کے بعد وہ لبنانی کابینہ میں اپنے گروپ کی طاقت بڑھانے اور کابینہ کے فیصلوں میں ویٹو کا حق حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ 2008 میں، لبنانی پارلیمنٹ میں حزب اللہ کی نشستوں کی تعداد کم ہونے کے باوجود، نصر اللہ ویٹو کا حق برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ اسی سال لبنانی کابینہ نے حزب اللہ کو اپنے ہتھیار رکھنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں سے حسن نصر اللہ ایک ایسی شخصیت بن گئے کہ لبنان کے سیاسی اشرافیہ میں سے تقریباً کوئی بھی ان کی طاقت کو کم کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ نہ تو ان کی مخالفت کرنے والے وزرائے اعظم کا استعفیٰ، اور نہ ہی سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی مداخلت انھیں پیچھے دھکیل سکی۔ اس کے برعکس ان تمام برسوں میں اسلامی جمہوریہ ایران کی حمایت سے حسن نصر اللہ شام کی خانہ جنگی اور لبنان میں اقتصادی بحران جیسے تاریخی بحرانوں پر قابو پانے میں کامیاب رہے۔ 63 سال کی عمر میں انھیں لبنان میں نا صرف ایک منفرد سیاسی اور عسکری رہنما تصور کیا جاتا ہے بلکہ ان کے ریکارڈ پر کئی دہائیوں کی جدوجہد بھی موجود ہے اور وہ اس کریڈٹ کو اپنے سیاسی حریفوں کی نیندیں اڑانے اور پروپیگنڈا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مسلم محلے پاکستان ریمارکس: ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے...

جاوید جمال الدین

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

مشہور شاعر اسد اللہ خاں غالب نے پتہ نہیں مذکورہ اشعار کس موقع پر کہے تھے، لیکن یہ شعر کرناٹک ہائی کورٹ کے ایک معزز جج جسٹس ویداویاساچار یہ سریشانند کے ذریعے مسلمانوں کی بستیوں اور محلوں پر متعصّبانہ تبصرے پر قابل اطلاق ہے، ممکن ہے کہ یہ کسی جج کے ذریعے پہلی بار ایسا کہا گیا ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ نصف صدی سے دائیں بازو کے سیاستدانوں کی زبان پر مسلمانوں کو پاکستانی اور اُن کی بستیوں کو منی پاکستان کہنا عام سی بات ہے۔ ان حضرات کی ایک طویل فہرست ہے۔ جن میں شیوسینا کے خود ساختہ سپریمو اور ہندو ہردیہ سمراٹ آنجہانی بال ٹھاکرے سرفہرست رہے، لیکن آج اُدھو ٹھاکرے اور ادیتیہ ٹھاکرے کے دور میں صورت حال مختلف ہے اور یہ خوش آئند بات ہے۔ ماضی میں 1980 کے عشرے میں شیوسینا کو پہلی بار 1984 میں ممبئی میونسپل کارپوریشن میں اقتدار حاصل ہوا اور پہلے 1960 کی دہائی میں کمیونسٹ، پھر گجراتی اور جنوبی ہند باشندوں کے خلاف زہر اگلنے والے بال ٹھاکرے نے اپنی توپ کا رُخ مسلمانوں کی طرف موڑ دیا تھا، یہ سب بچپن سے اخبارات میں پڑھتے رہے، لیکن 1988 میں صحافت میں قدم رکھنے کے بعد دسہرہ ریلی میں شیوسینا کے جلسہ کی رپورٹنگ کرنے کا تقریباً دو عشرے تک موقعہ ملا اور یہاں بال ٹھاکرے ہی نہیں چھگن بھجبل، رام داس کرم، خود ایکناتھ شندے اور اُن کے گرو آنند دیکھے، منوہر جوشی جیسے شیوسینا لیڈروں کو بال ٹھاکرے کے ساتھ زہر اگلتے سنا ہے، ان بیانات میں اگر مگر لگاتے ہوئے کہہ دیا جاتا کہ "ہم دیس دروہی مسلمانوں کے خلاف ہیں۔" میرے پاس 1993 کی ایک محفوظ کٹنگ کی تحریر ہے، جس کے مطابق بال ٹھاکرے نے کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہونا چاہئے جیسا جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ سلوک ہوا ہے۔ بال ٹھاکرے نے ہمیشہ ہٹلر کو اپنا آئیڈل کہا تھا۔ رپورٹ کے مطابق 'ٹھاکرے نے آزادانہ طور پر، کھلے عام، اور اکثر ہٹلر، اس کی کتاب، نازیوں اور ان کے طریقوں کی تعریف کی۔ مثال کے طور پر، 1993 میں، انہوں نے ٹائم میگزین کو ایک انٹرویو دیا اور کہا کہ کیوں نہ (ہندوستانی) مسلمانوں کے ساتھ نازی جرمنی میں یہودیوں جیسا سلوک کیا جائے۔ یہ انٹرویو دسمبر 1992 اور جنوری 1993 میں ممبئی میں ہونے والے فسادات کے چند ماہ بعد سامنے آیا، جس میں تقریباً ایک ہزار افراد کو قتل کر دیا گیا، جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ ٹھاکرے ان ہفتوں کے دوران سرگرم رہے، انہوں نے اپنی پارٹی کے ترجمان، "سامنا" میں اداریہ لکھا کہ مسلمانوں کے ساتھ "سلوک" کیسے کیا جائے۔ مثال کے طور پر 9 دسمبر 1992 کو ان کا اداریہ ان سطروں پر مشتمل تھا: "پاکستان کو سرحد پار کر کے ہندوستان پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندوستان میں 250 ملین مسلمان مسلح بغاوت کریں گے۔ یہ پاکستان کے سات ایٹم بموں میں سے ایک ہیں۔" ایک ماہ بعد، 8 جنوری، 1993 کو، یہ تحریر شائع کی گئی کہ "بھنڈی بازار، نل بازار، ڈونگری اور پائیدھونی کے مسلمانوں کو، جنہیں ہم ممبئی کا منی پاکستان کہتے ہیں... کو موقع پر ہی گولی ماردی جائے۔" بلکہ انیتا پرتاپ کو سی این این چینل پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ "مسلمانوں کو بحر عرب میں پھینک دینا چاہئیے۔" سرکاری طور پر بھی کچھ نہیں کہا گیا اور پولیس تماشائی بنی رہی، بلکہ وہ کہتے رہے کہ "پولیس کی خاکی وردی کے اندر میرے شیوسینک ہیں۔" البتہ دباؤ کے بعد معمولی کیس درج کیے گئے۔ کارروائی کبھی نہیں ہوئی، جو آج ماحول ہے کہ درجنوں ایف آئی آر درج ضرور کی گئی ہیں، لیکن کارروائی صفر ہی نظر آتی ہے۔ معزز جج جسٹس ویداویاساچار یہ سریشانند نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو "پاکستان" کہا تھا اور مالک مکان کرایہ دار کے تنازعہ پر ایک خاتون وکیل کے بارے میں بدتمیزی پر مبنی تبصرہ کیا تھا۔ ان کا تبصرہ، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔ ویڈیو میں انہوں نے بنگلورو کے مسلم اکثریتی علاقے کو پاکستان کہا تھا، دوسرے واقعے میں، جسٹس شریشانند کو خاتون وکیل سے یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا اور سننے میں آیا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ "اپوزیشن پارٹی" کے بارے میں (خاتون وکیل) اتنا جانتی ہیں کہ وہ ان کے زیر جامے کا رنگ بھی بتا سکتی ہیں۔ یہ مسلمانوں کے محلے پر کیے گئے تبصرہ سے بھی زیادہ قابل اعتراض ہے۔ یہ تبصرے ایسے تھے کہ سپریم کورٹ کو کرناٹک ہائی کورٹ سے رپورٹ طلب کرنے پر مجبور کیا، جو اس واقعے کے فوراً بعد پیش کی گئی، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ کوئی بھی ہندوستان کے کسی حصے کو پاکستان نہیں کہہ سکتا۔ یہ بنیادی طور پر قوم کی خود مختاری کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے کو اٹھایا اور کرناٹک ہائی کورٹ سے متنازع تبصرہ پر رپورٹ طلب کی۔ آئی چندر چوڑ کی قیادت میں اور جسٹس ایس کھنہ، بی آر گاوائی، ایس کانت اور ایچ رائے پر مشتمل پانچ ججوں کی بنچ نے 20 ستمبر کو آئینی عدالت کے ججوں کے لیے عدالت میں اپنے تبصروں کے بارے میں واضح رہنما اصول قائم کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ چندر چوڑ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے تبصرے ذاتی تعصب کی عکاسی کرتے ہیں، خاص طور پر جب انہیں کسی خاص جنس یا برادری کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، ہر کسی کو غلط بیانات کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ہمیں امید ہے اور یقین ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کو تفویض کردہ ذمہ داریاں بغیر کسی تعصب اور احتیاط کے پوری کی جائیں گی۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے کہا کہ جب سوشل میڈیا کمرہ عدالت میں ہونے والی کارروائی کی نگرانی میں اہم کردار ادا کرتا ہے تو اس بات کو یقینی بنانے کی اشد ضرورت ہے کہ عدالتی ریمارکس عدالتوں سے متوقع آداب کے مطابق ہوں۔ میں نے اوپر کی سطروں میں ذکر کیا ہے کہ شیوسینا کے سپریمو بال ٹھاکرے کے ساتھ ہی ایک لمبی لہی ہے اور اس فہرست میں بہت سے ناموں میں ماضی میں اوما بھارتی، ونئے کٹیار، سادھوی رتمبرا، حال میں پرگیہ سنگھ ٹھاکر نے ہمیشہ اشتعال انگیز تقاریر کیں، اور اب دیکھیں ایک مرکزی وزیر گری راج کشور تو اٹھتے بیٹھتے فحش گالیاں دیتے ہیں، اور ممبر پارلیمنٹ اور پھر وزیر کا حلف اٹھاتے ہوئے جو قسمیں کھاتے ہیں، انہیں اس کا ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا ہے۔ ان میں آسام کے وزیر اعلی سرما، یوپی کے بابا یوگی اور ہماچل پردیش میں ایک کانگریسی وزیر بھی اس فہرست میں شامل ہو چکا ہے۔ البتہ اس بار ایک بات ضرور اچھی ہوئی ہے کہ سپریم کورٹ نے از خود کار کرناٹک۔ کے جج کے نازیبا اور متعصّبانہ ریمارک کا نوٹس لیا اور کارروائی شروع بھی کی، لیکن یہ افسوسناک امر ہے کہ متعصب جج صاحب کی ذرا سی معافی تلافی پر ان کے خلاف کارروائی روک دی گئی، اگر جج کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی تو یہ ایک نظیر بنتی بلکہ دوسروں کے کان کھڑے ہو جاتے۔ ویسے سچائی یہ ہے کہ اب تو یہ زہر افشانی مسلمانوں کے کانوں کو زہر بھی نہیں لگتا ہے۔ عادت جو پڑ گئی ہے۔

وقف ایکٹ کو مرکزی حکومت نے آر ایس ایس کے کہنے پر لایا ہے، بل کے خلاف برادری کو متحد ہو کر لڑنا چاہئے۔ کے رحمن خان

وقف ایکٹ ترمیمی بل 2024 کے مذمت میں چنئی میں انڈین یونین مسلم لیگ کی جانب سے سمینار کا انعقاد

چنئی۔ (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کی جانب سے وقف ایکٹ ترمیمی بل کے مذمت میں تجاویز و اعتراضات وقف ترمیمی بل 2024 کے عنوان کے تحت 27 ستمبر شام 4.30 بجے تا بجے، چنئی تینام پیٹ میں واقع کامراج ہال میں ایک عظیم الشان سمینار منعقد کیا گیا۔ سمینار کی صدارت انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین سابق ایم پی نے کی۔ اس تقریب میں سابق مرکزی وزیر کے۔ رحمن خان مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے اور انہوں نے کلیدی تقریر کی۔ سابق مرکزی وزیر کے رحمن خان نے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ آر ایس ایس کے کہنے پر مرکزی حکومت کے ذریعہ لائے گئے وقف ترمیمی بل کے خلاف برادری کو متحد ہو کر لڑنا چاہئے۔ وقف ترمیمی بل-2024 پر چنئی میں منعقدہ سیمینار ایک تاریخی سیمینار ہے۔ بلاشبہ یہ سیمینار ملک کو ایک اہم پیغام دے گا۔ وقف بورڈ کا مقصد وقف کے اثاثوں کے ذریعے معاشرے کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اسی مقصد میں خلل ڈالنے کے لیے این ڈی اے حکومت اب وقف بورڈ ترمیمی بل کے نام پر ایک نیا بحران لے کر آئی ہے۔ اس سے مرکزی حکومت بالواسطہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ وقف ایکٹ میں ترمیم لانے کا فیصلہ ناگپور میں آر ایس ایس کے ذریعے سے کیا گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ ملک کے عوام کی توجہ ہٹانے کا ان کا ارادہ ہے۔ اس لیے انہوں نے وقف ایکٹ پر ہاتھ ڈالا ہے۔ باقی سب میں ناکام ہونے کے بعد اب انہوں نے وقف ایکٹ کو لوگوں کو الجھانے کے واحد ارادے سے اٹھایا ہے۔ انہوں نے اس لیے ایسا کیا ہے کہ ان کا اصل منصوبہ یہ ہے کہ غیر مسلم بھائیوں کے درمیان انتشار اور خوف و ہراس پیدا کیا جائے۔ مسلمانوں کے خلاف یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ مسلم کمیونٹی ہندوستان کی دولت لوٹ رہی ہے۔ وہ یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے پاس بہت زیادہ اثاثے ہیں۔ اسی لیے وہ اس قانون کے ذریعے وقف املاک کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ مرکزی اقلیتی امور کے وزیر کے بیان پر گہری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جائے گی۔ حکومت نے وقف ایکٹ میں 40 سے زیادہ ترامیم لائے ہیں۔ اگر ترمیم شدہ قانون نافذ ہو جاتا ہے تو تمام وقف جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔ امت مسلمہ تمام حقوق سے محروم ہو جائے گی۔ اس لیے وہ جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔ اس سے برادران وطن کو الجھانے کا مقصد آہستہ آہستہ پورا ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں کئی علاقوں میں تقاریب میں شرکت کرتا ہوں تو برادرانہ طبقہ کے لوگوں کو وقف بورڈ ایکٹ اور وقف املاک کے بارے میں بتاتا رہا ہوں کہ انہیں بہت واضح انداز میں سمجھا دیا جائے۔ سابق مرکزی وزیر کے رحمن خان نے اس بات پر زور دیکر کہا کہ وقف املاک کے تحفظ کے لیے مسلسل احتجاج کیا جانا چاہئے۔ سیمینارز اور لیکچرز کا انعقاد کروائے جائیں۔ مباحثے، پریس کانفرنس وغیرہ منعقد کی جائیں۔ ایسا کرنے سے ہی عوام الناس کے شکوک وشبہات دور ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ان کے شکوک کو دور کیا جائے۔ اگر ہم اس طرح کام نہیں کرتے ہیں تو یقیناً انہیں وقف بورڈ ایکٹ کے بارے میں غلط فہمی ہوگی۔ اگر ہم وقف املاک کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ملک کی ہر کمیونٹی کی حمایت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو ہمیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بی جے پی سازشوں کے جال میں پھنس جائے گی اور بھاری نقصان اٹھانے پر مجبور ہو جائے گی۔

وقف کیا ہے؟

وقف کیا ہے؟ بی جے پی اس وقف بورڈ کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہر قسم کی سازشیں کی جا رہی ہیں؟ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے۔ وقف وہ ہوتا ہے جب کوئی مسلمان اپنی جائیداد کسی نیک مقصد کے لیے وقف کرتا ہے۔ ایک جائیداد مذہبی کاموں، خیراتی اداروں اور سماجی بہبود کے لیے وصیت کی جاتی ہے۔ جب کسی جائیداد کی وصیت کی جاتی ہے تو اس جائیداد سے انسان اپنے تمام حقوق کھو دیتا ہے۔ اگر وقف خدائے واحد کے نام پر کیا جائے تو تمام حقوق وقف کو جاتے ہیں۔ اللہ تمام وقف املاک کا مالک بن جاتا ہے۔ وقف ایک فرد کے درمیان ایک معاہدہ ہے جس نے اپنی جائیداد اللہ کو عطیہ کی ہے اور اس طرح اس کے اور اللہ کے درمیان ایک عہد ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنی جائیداد کی وصیت کرتا ہے تو اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ جائیداد ضبط نہیں کی جا سکتی۔ گزشتہ سال 2013 میں وقف بورڈ ایکٹ میں ترمیم کی، جب غیر مسلم بھائی نے سماجی خدمت کے لیے اپنی جائیداد عطیہ کی، تو کسی کو اس پر ہاتھ ڈالنے اور مداخلت کرنے سے روکنے والا قانون بنایا۔۔ وہ بھی وقف کی ایک قسم ہے۔ ماضی میں بادشاہوں سمیت مختلف طبقات نے اپنی جائیدادیں عطیہ کر کے انہیں وقف کر دیا۔ حتیٰ کہ غیر مسلم بادشاہوں نے بھی اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہے۔ ہزاروں ایکڑ اراضی غیر مسلموں کے ذریعے وقف ہے۔ انہوں نے مختلف مساجد، درگاہوں اور یتیم خانوں کو زمینیں دی ہیں۔ یہ سب ایک اعلیٰ مقصد کے لیے دیے گئے ہیں۔ جبکہ حکومت سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اعلیٰ مقصد کے لیے دی گئی وقف جائیدادوں کو ضبط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک بار وقف ہو جائے تو یہ ہمیشہ وقف ہوتا ہے۔ اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ وقف املاک کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی تصدیق سپریم کورٹ نے مختلف فیصلوں کے ذریعے کی ہے۔

عدالتی فیصلے:

دسیوں ہزار ایکڑ اراضی کو ان کے قبضے میں لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں جو مساجد، درگاہوں وغیرہ کی تعمیر کے لیے دی گئی ہے۔ میں اس کی بہت سی مثالیں دے سکتا ہوں۔ جب آندھرا پردیش میں وقف بورڈ کی جائیداد سے متعلق مسئلہ پیدا ہوا تو معاملہ سپریم کورٹ میں چلا گیا۔ عدالت نے کیس کی سماعت کی اور آندھرا پردیش حکومت کی درخواست کو مسترد کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ وقف بورڈ کی جائیداد پر کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس سے آندھرا پردیش حکومت نے معاوضہ ادا کیا اور زمین کی ایک خاص رقم واپس کی۔ ایسا ہی ایک واقعہ حیدر آباد میں پیش آیا۔ اس معاملے میں بھی عدالتوں نے اچھا فیصلہ دیا ہے۔ جب اندرا گاندھی وزیر اعظم تھیں، جب یہ کہا گیا کہ وقف جائیدادیں حکومت کے کنٹرول میں ہیں، تو اس کی وضاحت کرنے والی اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ وقف جائیدادیں ہمیشہ وقف جائیدادیں رہیں گی۔ اس کے مطابق جب میں اقلیتی وزیر تھا، اسی رائے کی بنیاد پر ایکٹ میں ترامیم لائی گئیں۔ 2013 میں جب وقف بورڈ ایکٹ میں ترمیم کی گئی تو تمام فریقین سے مشاورت کی گئی۔ ہم نے بی جے پی سے بھی مشورہ لیا۔ مرکزی وزیر کے رحمن خان نے کہا کہ جب ان کی قیادت میں پارلیمانی جوائنٹ کمیٹی مختلف ترامیم لائی تو تمام پارٹیوں نے اس کی حمایت کی۔ لیکن اب یہ ترمیم بغیر کسی مشورے کے اور رائے طلب کیے بغیر لائی گئی ہے۔ 1995 کے ایکٹ میں ترمیم کرنے میں تقریباً 25 سال لگے۔ لیکن، اب ایک بار پھر ترمیم لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وقف بورڈ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ منتخب ارکان وقف بورڈ سے آتے ہیں۔ لیکن وقف بورڈ کے تمام اختیارات چھیننے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ حکومت یقینی طور پر وقف بورڈ میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ حکومت اپنا کام صرف اسی صورت میں کر سکتی ہے جب وہ صحیح طریقے سے کام نہ کر رہی ہو۔ وقف ایکٹ میں ترمیم لانے کی وجوہات کیا ہیں؟ حکومت مختلف وجوہات بتاتی ہے۔ کرپشن جیسی وجوہات ہیں۔ مقبوضہ جات جیسی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔ قبضہ جات قانون کے تحت ایک سنگین جرم ہے۔ ان کا الزام ہے کہ وقف بورڈ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہا ہے۔ میں نے ملک کے تمام وقف بورڈز کا دورہ کیا ہے اور ان کا جائزہ لیا ہے۔ 2013 میں لائی گئی ترمیم کے مطابق وہ صحیح طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے اب مذہبی مسئلہ کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت وقف املاک کے بارے میں غلط خیالات پھیلا رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ پارلیمانی جوائنٹ کمیٹی کے ذریعے کوئی اچھا حل نکالا جا سکتا ہے جیسا کہ اب تشکیل دیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کو وقف بورڈ کے ممبر کے طور پر شامل کرنے کے لیے ایک ترمیم لائی گئی ہے۔ یہ آئین کے آرٹیکل 14 کے مطابق غلط ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دوسری مذہبی تنظیموں میں ایسی صورتحال برقرار نہیں رہ سکتی۔ اس معاملے میں، ان کا کہنا ہے کہ وقف بورڈ کے صرف دو غیر مسلموں کو رکن ہونا چاہیے۔ ان کے پاس اس کی مناسب وضاحت نہیں ہے۔ آئین کے آرٹیکل 26 کے مطابق مذہبی تنظیمیں اپنے کام اپنے مذہب کے مطابق کرنے کی حقدار ہیں۔ حکومت اور دیگر ادارے اس میں مداخلت نہیں کر سکتے۔ یہ بنیادی حقوق ہیں۔ سابق مرکزی وزیر کے رحمن خان نے برادری کو مشورہ دیا کہ ہمیں متحد ہو کر کام کرنا چاہئے، یہ ترمیم عوام میں ابہام پیدا کرنے کے واحد مقصد سے لائی گئی ہے۔ ہمیں اس کی وجہ سے کمیونٹی میں پیدا ہونے والے بحران کا بہادری سے مقابلہ کرنا ہے۔ اس ترمیم کا ایک فائدہ ہے۔ کمیونٹی اب اس کے لیے جاگ رہا ہے۔ ہمیں اس جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لیے کام کرتے رہنا چاہیے۔ بی جے پی اس معاملے میں کبھی جیتنا نہیں چاہیے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں موجود تمام اپوزیشن ارکان اس ترمیمی بل کی صحیح سمجھ بوجھ کے ساتھ مخالفت کر رہے ہیں۔ ڈی ایم کے کے اے راجہ اور دیگر ٹھیک سے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر سیکولر ممبران بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔ مرکزی وزیر نے نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ عوام کو بھی گمراہ کیا ہے۔ کل 85 سیکشنز کو تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ سب ناقابل عمل ہیں۔ یہ قانون بہت رجعت پسند ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف ہم سب کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی جدوجہد کو سیاسی اور قانونی طور پر آگے بڑھانا ہے۔ قبل ازیں استقبالیہ تقریر کے ایم محمد ابوبکر سابق ایم ایل اے، ریاستی جنرل سکریٹری، تعارفی کلمات پی کے کنہالی کٹی ایم ایل اے، کیرلا، قومی جنرل سکریٹری آئی یو ایم ایل اور ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کیرلا نے کی۔ مولانا پی اے خواجہ محی الدین باقوی، صدر جمعیۃ العلماء، تمل ناڈو، حارث بیران ایم پی، سپریم کورٹ وکیل، چیئرمین نیشنل لائرس فورم، آئی یو ایم ایل، ایم عبدالرحمن سابق ایم پی، اسٹیٹ پرنسپل وائس پریسیڈنٹ آئی یو ایم ایل، کے نواز غنی، ایم پی، چیئرمین وقف بورڈ تمل ناڈو، ریاستی نائب صدر آئی یو ایم ایل، تمل ناڈو، ایچ عبدالباسط سابق ایم ایل اے، قومی سکریٹری آئی یو ایم ایل، محترمہ اے ایس فاطمہ مظفر ایم سی، ویمن لیگ قومی صدر نے خطاب کیا۔ اے راجہ ایم پی، سابق مرکزی وزیر اور ڈی ایم کے ڈپٹی جنرل سکریٹری، ای ٹی محمد بشیر ایم پی، نیشنل آرگنائزنگ سکریٹری، آئی یو ایم ایل اور لوک سبھا پارلیمانی پارٹی لیڈر نے اختتامی خطاب کیا۔ ریاستی خازن ایم ایس اے شاہ جہاں کے ہدیہ تشکر سے سمینار اختتام کو پہنچا۔ قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی تحفظ اور اقلیتی ثقافتی شناخت کی حفاظت کیلئے سمینار میں خواتین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

وقف ترمیمی بل ناقابل قبول ہے، اوقاف کے تحفظ کیلئے عوامی بیداری کی سخت ضرورت ہے!

مرکز تحفظ اسلام ہند کے "تحفظ اوقاف کانفرنس" سے مفتی افتخار احمد قاسمی و مفتی عمر عابدین قاسمی کا ولولہ انگیز خطاب!

بنگلور، 28/ستمبر (پریس ریلیز): مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد عظیم الشان ہفت روزہ آن لائن "تحفظ اوقاف کانفرنس" کی تیسری نشست سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے مرکز تحفظ اسلام ہند کے سرپرست اور جمعیۃ علماء کرناٹک کے صدر حضرت مولانا مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ وقف اسلام میں ایک ایسی اہم عبادت اور صدقہ جاریہ ہے جسے دین میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ شریعت اسلامی میں وقف سے مراد وہ عمل ہے جس میں کوئی شخص اپنی جائیداد یا دولت کو اللہ کے نام پر ہمیشہ کے لیے مختص کردیتا ہے تاکہ وہ ملی فلاح و بہبود کے کاموں میں آسکے۔ وقف کی جائیداد نہ تو بیچی جاسکتی نہ ہی وراثت میں منتقل کی جاسکتی ہے، بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے اللہ کی راہ میں وقف رہتی ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ہندوستان میں آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد وقف کے انتظام وانصرام کے لیے کئی قوانین اور ایکٹس بنائے گئے اور ان میں کئی اہم ترمیمات بھی کئے گئے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ وہ ترمیمات چونکہ وقف املاک کو فائدہ پہنچانے کیلئے کی گئی تھیں تو اسکی مخالفت نہیں ہوئی لیکن مجوزہ وقف ترمیمی بل وقف کے تحفظ اور شفافیت کے نام پر وقف جائیدادوں کو تہس نہس اور ہڑپنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے، درحقیقت حکومت اس بل کے ذریعے وقف پراپرٹی کو قبضہ کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ مولانا نے دوٹوک فرمایا کہ یہ جائدادیں مسلمانوں کے اجداد نے وقف کی ہیں، یہ کوئی حکومت سے ملی ہوئی جائیدادیں نہیں ہیں، لہٰذا ہم ایسے کوئی بھی قانون کو ہرگز نہیں قبول کریں گے جو اس وقف املاک کیلئے خطرناک ہو۔ مولانا نے فرمایا کہ حکومت کا یہ فیصلہ مذہبی امور میں مداخلت ہے جو کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ یہ بل ہماری مذہبی آزادی کے خلاف ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ علمائے کرام ودانشوران سمیت مسلم معاشرے کا ہر بیدار شخص اس بات سے واقف ہے کہ یہ بل مسلم طبقہ کے لیے کس قدر خطرناک ہے، اس لئے ملک بھر میں اس کی مخالفت کی جارہی ہے کیونکہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے۔ البتہ کچھ نام نہاد ضمیر فروش لوگ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر اس بل کی حمایت بھی کررہے ہیں، درحقیقت وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں بلکہ حکومت کے نمائندے ہیں، جو اپنے ذاتی مفادات کے لیے اپنا ضمیر فروخت کرچکے ہیں۔ مولانا قاسمی نے فرمایا کہ وقف کا یہ مسئلہ بہت حساس ہے، اس حوالے سے ابھی عوامی بیداری کی سخت ضرورت ہے۔ ملک کے صف اول کے اکابر بالخصوص آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیۃ علماء ہند سمیت ملک کی دینی ملی جماعتوں اور تنظیموں کی جانب جب بھی آواز دی جائے گی مسلمانوں کو اس پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ ملک بھر کے این جی اوز، ادارے، وانصاف پسند برادران وطن بھی اس لڑائی میں ہمارا ساتھ دیں کیونکہ مجوزہ وقف ترمیمی بل نہ صرف غیر آئینی، غیر جمہوری اور غیر منصفانہ ہے بلکہ وقف ایکٹ میں کی جانے والی مجوزہ ترمیم آئین ہند سے حاصل مذہبی آزادی کے بھی خلاف اور آئین ہند کے دفعات 15-14 اور 25 کی خلاف ورزی ہے۔ تحفظ اوقاف کانفرنس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد کے نائب ناظم حضرت مولانا مفتی عمر عابدین قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے انسانوں کے سامنے دونوں جہانوں کی کامیابی و کامرانی کا نظریہ بھرپور اور جامع طریقہ سے پیش کیا ہے، اسی لئے اسلام میں جہاں عاقبت سنوارنے اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں وہاں موجودہ زندگی میں بھی کامیابی وترقی حاصل کرنے کے زریں اُصول بیان کئے گئے ہیں۔ اوقاف کا نظام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کے ذریعہ معاشرے کی کمزوریوں کی اصلاح کرکے اسے توانائی بھی پہنچائی گئی ہے اور نظام اوقاف سے جس طرح انسانوں کی دینی اور مذہبی ضروریات پوری ہوتی ہیں مثلاً مساجد، مدارس اور خانقاہیں وغیرہ تعمیر ہوتی ہیں، اسی طرح اوقاف سے انسانوں کی طبعی و معاشی ضروریات کی بھی کفالت ہوتی ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ وقف کی تاریخ بڑی پرانی ہے، عہد رسالتؐ میں خود آپؐ اور متعدد صحابہ کرام نے اللہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کیں۔ صحابہ کے بعد بھی نسلاً بعد نسل مسلمانوں نے وقف کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ ہندوستان میں اسلام کی آمد سے ہی مسلمانوں نے وقف قائم کرنا شروع کردیا تھا۔ مولانا نے فرمایا کہ وقف ایکٹ اور وقف املاک کو شریعت اپلیکیشن ایکٹ 1937ء کے توسط سے آئین ہند کے ذریعے تحفظ حاصل ہے۔ وقف جائیدادوں کو ریگولیٹ کرنے کیلئے وقف قانون بنایا گیا ہے، 1947ء کے بعد 1954ء کا پہلا وقف ایکٹ آیا، جس میں 1995ء میں ترمیم کی گئی، اور بعد میں 2013ء میں دوبارہ ترمیم کی گئی لیکن وہ ترمیمات وقف کی حفاظت اور اسکی آمدنی کو بڑھانے کے لئے کئے گئے تھے، لیکن اب جو مجوزہ وقف ترمیمی بل 2024ء کو حکومت نے پیش کیا ہے وقف کے فائدے کے لیے نہیں بلکہ اس کی تباہی کے لئے لایا گیا ہے۔ مولانا قاسمی نے فرمایا کہ یہ وقف ترمیمی بل 2024ء کے تحت حکومت ریاستی بورڈوں پر غیر مسلموں کو نامزد کرنا چاہتی ہے، وقف ٹریبونل اتھارٹی کی جگہ ضلع کلکٹر کو ایک ثالث کے طور پر مقرر کرنا چاہتی ہے، ریاستی وقف بورڈ میں غیر مسلم اراکین کی نامزدگی آرٹیکل 26/ کی خلاف ورزی ہے جو مسلمانوں کو مذہبی امور میں اپنے خود کے معاملوں منظم کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ وقف بورڈ کے نظم ونسق میں دو غیر مسلم ارکان کی نامزدگی سے پورا نظام متاثر ہوجائے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ بات واضح ہیکہ مجوزہ وقف بل سے وقف ختم ہوکر رہ جائے گا اور وقف املاک پر حکومت قبضہ کرکے اسے تباہ کرے گی۔ مولانا نے فرمایا کہ اس وقت وقف کے تعلق سے عوامی بیداری کی سخت ضرورت ہے، ملک کے چپے چپے میں وقف کے تعلق سے پروگرامات کا انعقاد کیا جائے، ملی تنظیموں کو قانون کے ماہرین کو ساتھ لیکر اپوزیشن اور جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی سے ملاقاتیں کریں، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر مکمل عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں، اور وقت ضرورت جب بورڈ سے وقف کی حفاظت کیلئے سڑکوں پر اترنے کی آواز دے تو ہم اپنا جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے سڑکوں پر بھی اتریں گے اور کسی کے سامنے جھکنا نہیں ہے کیونکہ وقف جائیدادیں ہمیں بھیک میں نہیں ملیں بلکہ یہ ہماری تاریخ اور ہمارے آباؤ اجداد کی نشانی ہے، جس میں کسی کی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ یاد رکھئے آزادی اور عزت کاسۂ گدائی میں نہیں دیا جاتا بلکہ قوت بازو سے حاصل کیا جاسکتا ہے، یہی ایک راہ ہے ہمارے لیے، اپنے حقوق کیلئے اٹھ کھڑے ہوں، یہی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قابل ذکر ہیکہ مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد یہ عظیم الشان ہفت روزہ آن لائن "تحفظ اوقاف کانفرنس" کی تیسری نشست مرکز تحفظ اسلام ہند کے ڈائریکٹر محمد فرقان کی نگرانی اور مرکز کے رکن شوریٰ قاری عبد الرحمن الخبیر قاسمی کی زیر نظامت منعقد ہوئی، کانفرنس کا آغاز مرکز کے آرگنائزر حافظ محمد حیات خان کی تلاوت اور رکن شوریٰ قاری محمد عمران کے نعتیہ اشعار سے ہوا۔ جبکہ مرکز کے رکن تاسیسی مولانا محمد نظام الدین مظاہری، ارکان مولانا اسرار احمد قاسمی، شبیر احمد بطور خاص شریک رہے۔ اس موقع پر دونوں دونوں اکابر علماء نے مرکز تحفظ اسلام ہند کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا اور تحفظ اوقاف کانفرنس کے انعقاد پر مبارکبادی پیش کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔ اختتام سے قبل مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان نے دونوں حضرات کا اور جملہ سامعین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب مدظلہ کی دعا پر یہ عظیم الشان تحفظ اوقاف کانفرنس کی تیسری نشست اختتام پذیر ہوئی۔

اگر ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوئے تو ہم سرلا دیپ مارچ کا فیصلہ بھی کر سکتے ہیں: صدر کونسل

اورنگ آباد: کُل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل کے زیر اہتمام ایک بڑے دھرنے کا انعقاد کیا گیا، جس میں مسلمانوں کے اہم مطالبات پیش کیے گئے۔ دھرنے سے اہم شخصیات نے خطاب کیا اور حکومت سے فوری ایکشن لینے کا مطالبہ کیا

امیر شریعت مراٹھواڑہ مولانا معیز الدین قاسمی٭ نے دھرنے کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو خبردار کیا کہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور ان کے مطالبات کو نظر انداز کرنا ناقابل قبول ہوگا۔ انہوں نے مسلمانوں کے حقوق اور وقار کے تحفظ کے لیے آواز بلند کی اور کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ حکومت اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرے۔٭ نائب امیر شریعت مولانا عبدالرشید مدؒ٭ نے بھی دھرنے میں شرکت کی اور اپنے خطاب میں مسلمانوں کے حقوق کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آئین میں تمام مذاہب کو برابر حقوق دیے گئے ہیں اور کوئی بھی ایسی اشتعال انگیزی یا گستاخانہ حرکات نہیں کرسکتا جو کسی مذہبی فرقے کے جذبات کو مجروح کرے۔ مولانا حافظ اقبال انصاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی وقف املاک اور تاریخی ورثے کا تحفظ کرنے کا پورا حق ہے اور حکومت کی جانب سے وقف املاک پر قبضے کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنایا جائے گا۔ انہوں نے دھرنے کے مطالبات کی تائید کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات کو سنجیدگی سے لے۔ مفتی محمد حسن قاسمی نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ مسلمانوں کے حقوق کی خلاف ورزی پر خاموشی اختیار نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں جب مسلمانوں کے خلاف مسلسل سازشیں کی جارہی ہیں، ہم سب کو متحد ہوکر اپنی آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ سابق ڈپٹی میئر تقی حسن خان نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ حکومت بڑی ظلم حکومت ہیں اس سے لڑنے کے لیے ہمارے پاس جمہوری طرز کے احتجاجات موجود ہیں جسے استعمال کرتے رہنا چاہیے۔ دھرنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں اور فنکاروں کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے، کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل نے سنیچر کے روز ایک ڈرائنگ اور کیلیگرافی مقابلے کا اعلان کیا تھا۔ جس کافی تعداد میں شرکت کی گئی ساتھ ہی ساتھ دستخطی مہم بھی چلائی جارہی ہے دھرنے میں شامل افراد سے گذارش ہیں کہ کو اس مہم کہ حصہ بنے۔

دھرنے کے شرکاء نے

مندرجہ ذیل مطالبات کیے:

1. رام گری اور نیتیش رانے کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے، جنہوں نے حالیہ واقعات میں اشتعال انگیزی اور اہانت کی ہے۔ 2. اہانتِ رسول کے خلاف سخت قانون سازی کی جائے تاکہ مستقبل میں ایسی گستاخانہ حرکات پر فوری قانونی کارروائی کی جاسکے۔ 3. وقف ترمیمی بل 2024 کو فوری طور پر واپس لیا جائے، جو مسلمانوں کی وقف املاک پر حکومتی قبضے کی راہ ہموار کررہا ہے۔ 4. اورنگ آباد کا تاریخی نام تبدیل نہ کیا جائے، اور اگر کسی علاقے کا نام دینا ضروری ہے تو نئی آبادیاں اس مقصد کے لیے زیادہ مناسب ہیں۔ تمام مقررین نے ان مطالبات کا اعادہ کیا اور حکومت سے فوری ایکشن لینے کی اپیل کی۔ کُل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل کے صدر٭ ضیاء الدین صدیقی٭ نے بھی دھرنے کے آخر میں خطاب کرتے ہوئے مظاہرین کو یقین دلایا کہ وہ حکومت کے سامنے جھکیں گے نہیں اور ہر ممکن قانونی اور سیاسی ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا، "ہم حکومت کو متنبہ کر رہے ہیں کہ وقت رہتے ہوئے ہمارے مطالبات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اگر ہمارے مطالبات کو نظر انداز کیا گیا تو ہم جیل بھرو تحریک، راستہ روکو احتجاج اور رام گری کے گاؤں کو کوچ کرنے جیسے اقدامات اٹھانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔" دھرنے میں مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی شہر کی علمی اور دینی شخصیات میں جمعیت العلماء ارشاد مدنی کے شہر صدر حافظ عظیم، مولانا نظام الدین ملیؔ، مولانا شفیق ملیؔ، ایڈوکیٹ خان سلیم خان، موجود تھے اور اپنے مطالبات کے حق میں آواز بلند کی۔ مظاہرین نے پرامن طریقے سے اپنا احتجاج جاری رکھا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر ان کے مطالبات پر فوری عمل نہ ہوا تو وہ مزید سخت اقدامات اٹھانے پر مجبور ہوجائیں گے۔

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ

16/سال مکمل، انصاف کی امیدیں متاثرین کی نظروں سے اوجھل ہوتے جارہی ہیں

ممبئی 28/ستمبر: 29/ستمبر 2008 کو مہاراشٹر کے گنجان مسلم آبادی والے شہر مالیگاؤں میں ماہ رمضان کے مبارک ایام میں قلب شہر میں واقع بھکو چوک میں شکیل گڈس کمپنی کے دروازے پر بم دھماکے ہوئے تھے جسمیں 6/لوگوں کی موت اور 101/لوگ زخمی ہوئے تھے جس میں بوڑھے بچے اور خواتین شامل ہیں۔ ایل ایم ایل فریڈم کمپنی کی موٹر سائیکل پر بم نصب کیا گیا تھا جو اتنا شدید تھا کہ پھٹنے کے بعد آس پاس کی عمارتیں ہل گئی تھیں اور کانچ کی کھڑکیاں چٹخ گئیں تھیں۔ آر ڈی ایکس کی مدد سے بنایا گیا بم اتنا خطرناک تھا کہ اس نے مرنے والوں اور زخمیوں کے جسم کو چھلنی کردیا تھا۔ مالیگاؤں 2008ء بم دھماکہ کو آج 16/سال مکمل ہوچکے ہیں، خصوصی این آئی اے عدالت میں ٹرائل تو یومیہ کی بنیاد پر چل رہی ہے لیکن متاثرین اور انصاف پسند عوام کی نظروں سے انصاف اوجھل ہوتے جارہا ہے۔ ٹرائل کب ختم ہوگا کسی کو نہیں معلوم۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی ٹرائل جلد از جلد مکمل کیئے جانے کا حکم دیا ہے، کوئی وقت طئے نہیں کیا ہے لیکن اب لگتا ہے ٹرائل ختم ہونے کا وقت آچکا ہے۔ سرکاری اور دفاعی گواہان کی گواہی کے بعد استغاثہ نے حتمی بحث شروع کی تھی جس کا اختتام ہوچکا ہے۔ آنے والے پیر کے دن سے دفاعی وکلاء ملزمین کے دفاع میں بحث کا آغاز کریں گے۔ تقریباً دو ماہ تک سرکاری وکلاء نے بحث کی اب یہ دیکھنا ہوگا دفاعی وکلاء کتنا وقت لیں گے۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے بم دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے اس مقدمہ کو 16/سال مکمل ہونے پر کہا کہ اس مقدمہ کو یہاں تک لانے کا کریڈیٹ دھماکہ متاثرین کی نمائندگی کرنے والے وکلاء کو دینا چاہئے کیونکہ اگر وہ بروقت مداخلت نہیں کرتے تو آج ٹرائل اس مقام پر نہیں پہنچتا ملزمین مقدمہ سے ڈسچارج ہوجاتے یا چارج فریم نہیں ہونے دیتے اور مالیگاؤں 2006ء بم دھماکوں کی طرح یہ مقدمہ بھی ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا جاتا۔ بم دھماکہ متاثرین نے بھگواء ملزمین کو ٹرائل کا سامنا کرنے پر مجبور کیا جس وجہ سے انہیں پروسیس پنیشمنٹ لگنے لگا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ بم دھماکوں کے بعد بھگواء ملزمین کو گرفتار کرنے والی ریاستی اے ٹی ایس کی اس مقدمہ سے عدم دلچسپی تشویش کا باعث ہے۔ مرکز اور ریاست میں اقتدار کی تبدیلیوں کی وجہ سے ایجنسیوں کے رویہ میں بھی تبدیلیاں دیکھی گئیں لیکن مقدمہ کے ہر موڑ پر سیشن عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک بم دھماکہ متاثرین کی مداخلت نے ملزمین کو فائدہ اٹھانے سے روکے رکھا اور انہیں عدالت سے راحت نہیں ملنے دی پھر چاہئے وہ یو اے پی اے سینکشن کا ایشو ہو یا اور کوئی قانونی پہلو۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ 30/اکتوبر 2018ء خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزمین کے خلاف چارج فریم کیا تھا جس کے بعد باقاعدہ گواہوں کے بیانات کا اندراج شروع ہوا جو 4/ستمبر 2023ء تک چلتا رہا اس دوران استغاثہ نے 323/سرکاری گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے پیش کیا۔ دفاعی وکلاء نے 8/دفاعی گواہان کو عدالت میں گواہی کے لیئے حاضر کیا۔ اس مقدمہ میں ابتک 10271/دستاویزات ایگزیبیٹ ہوئے ہیں جبکہ 404/دستاویزات اور دیگر چیزوں کو آرٹیکل نمبر دیا گیا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید بتایا کہ 20/جنوری 2009ء ریاستی انسداد دہشت گرد دستہ نے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر سمیت دیگر ملزمین کے خلاف خصوصی عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی لیکن اس درمیان مقدمہ التواء کا شکار رہا ہے جس کے بعد 1/اپریل 2011/کو قومی تفتیشی ایجنسی NIA نے مقدمہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور نیا مقدمہ رجسٹرڈ کیا جس کا نمبر 5/2011/دیا گیا۔ تقریباً پانچ سالوں تک قومی تفتیشی ایجنسی نے اس مقدمہ کی اضافی تفتیش کی اور خصوصی این آئی اے عدالت میں 13/مئی 2016ء کو اضافی چارج شیٹ داخل کرتے ہوئے یہ دعوی کیا کہ اس مقدمہ سے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کا کوئی لینا دینا نہیں بلکہ مبینہ سیاسی دباؤ میں ریاستی انسداد دہشت گرد دستہ ATS نے ملزمہ کو جھوٹے مقدمہ میں پھنسایا ہے، این آئی اے نے اے ٹی ایس افسر پر ایک ملزم کے گھر آر ڈی ایکس رکھنے کا بھی الزام عائد کیا تھا۔ اضافی چارج شیٹ داخل کرتے ہوئے این آئی اے نے خصوصی جج سے ملزمہ کو مقدمہ سے ڈسچارج کرنے کی گذارش کی جس کے خلاف سب سے پہلے بم دھماکہ متاثرین نے آواز بلند کی اور خصوصی این آئی اے عدالت میں اے ٹی ایس کی تفتیش کی بنیاد پر مدلل دلائل پیش کیئے جس کے بعد خصوصی جج نے این آئی اے کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے ملزمہ کے خلاف دہشت گردانہ الزامات کے تحت مقدمہ چلائے جانے کا حکم دیا۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید کہا کہ این آئی اے کی اضافی تفتیش کا ملزمین کو فائدہ ملا اور انہیں یکے بعد دیگرے ضمانت مل گئی لیکن انہیں مقدمہ سے خلاصی نہیں مل سکی جس کی وجہ سے آج بھی انہیں عدالت کا چکر لگانا پڑ رہا ہے۔ اس مقدمہ کا سامنا کررہے سوامی دیانند پانڈے عرف سدھاکر دھر دویدی نے بم دھماکوں میں ہلاک ہونے اور زخمی ہونے والوں کی میڈیکل رپورٹ کو ماننے سے ہی انکار کردیا اور یہ کہا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور زخمیوں کی رپورٹ جعلی ہے جسے اے ٹی ایس نے تیار کیا ہے تاکہ ملزمین کو دہشت گردی جیسے سنگین الزامات میں پھنسایا جاسکے۔ ملزم کی جانب سے میڈیکل رپورٹ قبول نہیں کرنے کی وجہ سے این آئی اے کو 101/گواہان کو عدالت میں پیش کرنا پڑی جنہوں نے بم دھماکوں کی وجہ سے ہونے والے زخموں کے تعلق سے عدالت کو بتایا، دوران جرح سوامی دیانند پانڈے کے وکلاء نے زخمی گواہوں پر الزام عائد کیا کہ وہ عدالت میں جھوٹی گواہی دے رہے ہیں اور جس زخم کی وہ بات کررہے ہیں وہ بم دھماکوں سے ہونے والے زخم نہیں ہیں۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے مزید کہا کہ خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی اس مقدمہ کی یومیہ سماعت کررہے ہیں اور امید ہے کہ وہی اس مقدمہ کا فیصلہ صادر کریں گے۔ ملزمین سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، میجر رمیش اپادھیائے، سمیر کلکرنی، اجئے راہیکر، کرنل پرساد پروہت، سدھاکر دھر دویدی اور سدھاکر چترویدی مقدمہ کا سامنا کررہے ہیں۔

بھیونڈی میں آرٹی او آفس نہ ہونے سے آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو مسائل درپیش

ریاستی صدر ورکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی کی قیادت میں بھیونڈی صدر ریاض اعظمی اور رکشہ ڈرائیوروں پر مشتمل ایک وفد نے ریاستی ٹرانسپورٹ سیکرٹری راجیندر ہولکر سے ملاقات کی

بھیونڈی: 28/ستمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی میں آٹو رکشہ ڈرائیوروں کو ایک اہم مسئلہ درپیش ہے کہ یہاں آرٹی او (RTO) آفس موجود نہیں ہے، جس کی وجہ سے انہیں اپنے رکشوں کی پاسنگ کے لیے 30 کلومیٹر دور ایرو ولی آرٹی او آفس جانا پڑتا ہے۔ اس عمل میں رکشہ ڈرائیوروں کا نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ انہیں مالی اور جسمانی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ رکشہ ڈرائیوروں کی اس سنگین مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے، آج سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما جناب ریاض عظمی نے جناب ابو عاصم عظمی کے ساتھ بھیونڈی کے رکشہ ڈرائیوروں کے وفد کے ساتھ ریاستی ٹرانسپورٹ کے جوائنٹ سکریٹری جناب راجندر ہولکر سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران، ریاض عظمی نے رکشہ ڈرائیوروں کی مشکلات کو جوائنٹ سکریٹری کے سامنے پیش کیا اور بھیونڈی میں جلد سے جلد آرٹی او آفس کے قیام کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پہلے ہی مشکلات کا شکار رکشہ ڈرائیوروں کو اتنی دور ایروولی جانا پڑتا ہے، جس سے ان کی روزی روٹی پر بھی منفی اثر پڑ رہا ہے۔ ریاض عظمی نے زور دیا کہ بھیونڈی جیسے بڑے اور مصروف شہر میں ایک آرٹی او آفس کا قیام ناگزیر ہے تاکہ یہاں کے مقامی شہریوں اور رکشہ ڈرائیوروں کی سہولتوں میں بہتری آسکے۔ اس پر جناب راجندر ہولکر نے مثبت جواب دیتے ہوئے یقین دلایا کہ اس مسئلے پر جلد از جلد کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بھیونڈی میں آرٹی او آفس کے قیام کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے، تاکہ رکشہ ڈرائیوروں اور دیگر گاڑی مالکان کی مشکلات کو حل کیا جاسکے۔ اس اقدام سے نہ صرف رکشہ ڈرائیوروں کو راحت ملے گی، بلکہ بھیونڈی کے عام شہریوں کو بھی مختلف ٹرانسپورٹ سہولتوں کے لیے بہتر خدمات میسر ہوں گی۔ یہ اقدام بھیونڈی کے رکشہ ڈرائیوروں کے لیے بڑی راحت ثابت ہوگا اور انہیں دور دراز کے آرٹی او دفاتر میں جانے کی زحمت سے نجات ملے گی۔ سماجوادی پارٹی کے اس اہم اقدام سے علاقے میں ترقی کی امیدیں مزید روشن ہوگئی ہیں۔ پارٹی کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ وہ بھیونڈی کے عوام کی مشکلات کے حل کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں اور آگے بھی عوامی مفاد میں اسی طرح کے اقدامات اٹھاتے رہیں گے۔ سماجوادی پارٹی کی اس کوشش سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ پارٹی نہ صرف سیاسی پلیٹ فارم پر بلکہ عملی طور پر بھی عوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔

بھارت کے سب سے بڑے فیشن ای۔ٹیلر AJIO کی مشہور فیشن برانڈ H&M کے ساتھ شراکت داری

ممبئی، 28 ستمبر 2024۔ ہندوستان کے سب سے بڑے فیشن ای۔ٹیلر AJIO نے آج اپنے پلیٹ فارم پر، پائیدار انداز میں بہترین قیمتوں پر فیشن اور بے مثال معیار پیش کرنے کے لیے مشہور برانڈ H&M کے آغاز کا اعلان کیا۔ یہ شراکت داری H&M کی آن لائن موجودگی کو بڑھانے کے مقصد سے کی گئی ہے۔ AJIO برانڈ کے سستی اور اعلیٰ معیار کے فیشن کو متعدد چینلز کے ذریعے قابل رسائی بنا کر، اپنے مضبوط برانڈ پورٹ فولیو میں ایک اور غیر معمولی بین الاقوامی برانڈ کا اضافہ کرکے اپنی موجودہ پیشکش پر استوار ہے۔ یہ شراکتداری H&M اور AJIO کے لیے ہندوستانی فیشن ای ریٹیل مارکیٹ میں اپنی موجودگی کو مزید مضبوط کرنے کا ایک بہترین موقع ہے۔ AJIO اس شراکت داری کے ذریعے اپنے بین الاقوامی پورٹ فولیو کو مضبوط کر رہا ہے، جبکہ H&M کا مقصد AJIO کے ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور بڑے پیمانے پر رسائی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی رسائی اور آن لائن مارکیٹ شیئر کو بڑھانا ہے۔ اس شراکت داری کے بعد، AJIO اور H&M پر اپنی دلچسپ کلیکشن لانچ کرنے کے لیے تیار ہے جس میں خواتین کے لباس، مردانہ لباس، بچوں کے لباس اور گھریلو سجاوٹ کے 10,000 سے زیادہ اسٹائل شامل ہیں۔ 399 روپے سے شروع ہونے والی ناقابل شکست قیمتوں کے ساتھ، H&M اعلیٰ ترین معیار کے فیشن کو پہلے سے کہیں زیادہ قابل رسائی بناتا ہے۔ شراکت داری پر تبصرہ کرتے ہوئے، AJIO کے سی ای او مسٹر ونیت نائر نے کہا، "گزشتہ برسوں میں، ہم نے دنیا کے بہترین برانڈز کے ساتھ شراکت داری کرکے فیشن کی حدود کو آگے بڑھایا ہے، AJIO پر H&M کا اجراء نہ صرف پلیٹ فارم کی جانب سے مختلف قسم کے انداز پیش کیے جائیں گے بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنے صارفین تک جدید ترین عالمی برانڈز اور رجحانات لانے کے لیے پرعزم ہیں۔ لمبے عرصے سے منتظر بہت H&M A/W 2024 مجموعہ AJIO پر بھی دستیاب ہوگا، جو موسمی فیشن کے رجحانات اور شاندار ڈیزائنز کا ایک منفرد امتزاج ہے۔ یہ مجموعہ خزاں اور سرما کے جوہر کو اپنے بھرپور اور متحرک رنگوں اور باریکیوں کے ساتھ کھینچتا ہے۔ پرتعیش نِٹس اور ٹیلرڈ سوٹنگ سے لے کر اسٹیٹمنٹ لیدر اور اسیسریز تک، یہ مجموعہ جدیدیت اور روایتی خوشحالی کا امتزاج کرتا ہے، جو سستی قیمتوں پر ورسٹائل وارڈروب سٹیپل پیش کرتا ہے۔ کنٹری سیلز مینیجر، H&M انڈیا، یانیرا رامیرز کہتی ہیں، H&M میں، ہم اپنے ہر کام کے مرکز میں فیشن کو سب کے لیے قابل رسائی بنانے کے عزم کو برقرار رکھتے ہیں، اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے AJIO کے ساتھ ایک اسٹریٹجک شراکت داری کی ہے۔ 2017 میں شروع کیا گیا یہ پلیٹ فارم جو کہ پہلے درجے کے فیشن کو سب کے لیے قابل رسائی بنانے کے ہمارے مشن کو آگے بڑھاتا ہے، ہم AJIO کے مضبوط ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور بڑے پیمانے پر صارفین کی رسائی کو بروئے کار لاکر ملک بھر میں مزید سمجھدار صارفین کو پورا کرنے کے قابل ہیں۔ ہم اپنے شاندار اور انتہائی سستے لباس کی حد کو بڑھاتے ہیں ہم تجربے کو بہتر بنانے کے اپنے ارادے پر ثابت قدم ہیں۔ H&M اب AJIO کی بین الاقوامی برانڈز کی فہرست میں شامل ہوگیا ہے جو صارفین کو کیوریٹڈ اور اپنی مرضی کے مطابق فیشن اسٹائلز کی وسیع رینج پیش کرتے ہیں۔ ایک ساتھ، دونوں برانڈز ایک دوسرے کی کامیابی کو ہوا دینے اور اندرون و بیرون ملک فیشن کے مستقبل کو تشکیل دینے کے لیے تیار ہیں۔

जा.क्रं.नांवाशमनपा. ०६/९०७/२०२४

नांदेड वाघाळा महानगरपालिका

दिनांक: ४/७/२०२४

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रं.१२४/४०/क्षे.का.०६(सिडको)/२०२४-२५

प्रकरण: नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनद्वारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की श्री नागेश कामानी सिक्कलवाड रा. जिदम नं गोपळचावडी नांदेड यानी अर्ज सादर केला आहे की, सिडको घर क्र.--- टाईप --- सेक्टर -- शेत सर्वे नं... गट नं.६३ प्लॉट/फल्ट (सदनिका) क्रं.७१ एकुण क्षेत्रफळ १०८. चौ.मी.

ज्याचा महानगर पालिका मालमत्ता क्रं.११-१ पिन नं.४०६११०११२३५ श्री लक्ष्मण शिवराज पडगी/लिक रा.नांदेड यांचे नांवे नोंद असलेली मालमत्ता अर्जदाराने हस्तांतरण दस्त क्र.६५८३/२३ दि.०१/१२/२३ व सिडको लिक दस्त क्र. ४१२७/२३ दिनांक ४/८/२३ --- सातबारा पत्रक दि.१७/०३/२३ आधारे प्राप्त झालेली आहे. त्यांचे नावाची नोंद नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिकेच्या मालमत्ता कर अकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे. तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास, त्यांनी हे जाहिर प्रगटन प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (१५) पंधर दिवसाचे आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासह दाखल करावा. अन्यथा वरील आवधी संपल्यानंतर सदरील मालमत्तेवर अर्जदाराचे नांवाने मालमत्ता कर अकारणी नोंदवहीत सदरील नावाची नोंद घेण्यात येईल.

चर्तु:सिमा -पुर्वेस- प्लॉट नं.७० आहे

पश्चिमेस - प्लॉट नं.७२ आहे.

दक्षिणेस - ६.०० मि.रु रोड

उत्तरेस - गट नं.११ आहे

क्षेत्रीय अधिकारी

क्षेत्रीय कार्यालय क्रं.०६ सिडको,

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

बांधकाम विभाग जिल्हा परिषद परभणी

जाहीर लिलाव (बोलीव्दारे)

जिल्हा परिषद परभणीच्या मालकीच्या जिल्हा परिषद विश्रामगृह व वॉचमन निवासस्थान जिंतुर ता.जिंतुर जि.परभणी जीर्ण व मोडकळीस आलेली इमारत पाडणे व त्यातुन उपलब्ध होणा-या साहित्याचा जसे आहे, जे आहे, जेथे आहे, या तत्वावर दिनांक 07/10/2024 रोजी वेळ दुपारी 02.00 वाजता स्थळ - जिल्हा परिषद विश्रामगृह व वॉचमन निवासस्थान जिंतुर ता.जिंतुर जि.परभणी या ठिकाणी जाहीर लिलाव (बोलीव्दारे) करण्यात येणार आहे. जाहीर लिलावात भाग घेण्यासाठी संबंधित व्यक्ती/संस्था यांनी कार्यकारी अभियंता (बांधकाम) जिल्हा परिषद परभणी यांचे नावे राष्ट्रीयकृत बँकेचा डी.डी अनामत रक्कम रु.20000/- कार्यकारी अभियंता (बांधकाम) जिल्हा परिषद परभणी यांचे कार्यलयात कार्यालयीन वेळेत डी.डी परतावा स्वरुपात जमा करून टोकन प्राप्त करून घ्यावे. त्यानंतर येणारांचा विचार केला जाणार नाही. (लिलावाच्या अटी व शर्ती कार्यालयाच्या नोटीस बोर्डावर डकविण्यात आलेल्या आहेत.)

स्वाक्षरीत

कार्यकारी अभियंता (बांधकाम)

जिल्हा परिषद परभणी

نیرلی میں آلودہ پانی سے 273 افراد متاثر، 6 مریضوں کی حالت تشویشناک

گاؤں میں 50 ہیلتھ ورکرز ڈیوٹی پر معمور، لیبارٹری میں آلودہ پانی کے نمونوں کی جانچ

ناندیڑ 28 / ستمبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے نیرلی میں آلودہ پانی پینے سے 273 شہری متاثر ہوئے ہیں اور انہیں ضلع اسپتال، میڈیکل کالج اور شہر کے مختلف اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ چھ مریضوں کی حالت تشویشناک ہے اور باقی تمام کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ ضلعی صحت کا نظام صورتحال پر قابو میں ہے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ کی قیادت میں چھ میڈیکل ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔ اس میں تقریباً 50 ہیلتھ ورکرز شامل ہیں۔ کلکٹر ابھیجیت راوت اور ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور انہوں نے گاؤں کے شہریوں سے صحت کے نظام کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر نیلکانتھ بھوسیکر، ضلع ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ نے بتایا کہ دیہات میں آلودہ پانی کی سپلائی روک دی گئی ہے اور فی الحال ٹینکروں کے ذریعہ پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے گاؤں میں ایک خصوصی ہیلتھ کیمپ لگایا ہے۔ موجودہ صورتحال کے حوالے سے ڈسٹرکٹ سرجری سنٹر سے موصول ہونے والی سرکاری اطلاع کے مطابق تمام مریضوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ تاہم 273 میں سے چھ مریضوں کی حالت نازک ہے اور ان کا انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں علاج کیا جارہا ہے۔ 90 مریض ضلع سرکاری اسپتال میں ہیں اور دوسرا مریض وشنوپوری کے شنکرراؤ چوہان میڈیکل کالج میں ہے۔ گزشتہ روز ضلعی نظام کو اطلاع ملنے کے بعد رات سے اس حوالے سے علاج شروع کردیا گیا ہے۔ صحت کی ٹیم نے سب سنٹر میں کل 256 مریضوں کا معائنہ کیا جن میں سے 99 مریضوں کی حالت مستحکم ہے۔ گاؤں میں نل اسکیم کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے اور یہ معلوم کرنے کے لیے تجرباتی اسکول میں نمونے بھیجے گئے ہیں کہ آیا وہاں کوئی انفیکشن ہوا ہے یا نہیں۔ پہلے ذخیرہ شدہ پانی کے ذرائع کو خالی کر دیا گیا تھا، اس وقت گاؤں میں پانی کے 4 ٹینکرز آچکے ہیں، پانی کے ٹینکروں کو کلورین کیا جارہا ہے اور اوٹی ٹیسٹ کرکے گاؤں والوں کو پانی فراہم کیا جارہا ہے۔ ایمبولینسیں گاؤں کی سطح پر دستیاب ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر۔ سنگیتا دیشمکھ کی موجودگی اور رہنمائی میں ضلع اور تعلقہ ریپڈ رسپانس ٹیمیں صبح ہی موقع پر پہنچ گئی ہیں اور تخفیف کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ 5 ہیلتھ ٹیموں کے ساتھ گھر گھر سروے شروع کیا گیا۔ صحت کی 4 ٹیمیں اس وقت گاؤں میں ادویات کے ساتھ موجود ہیں۔ گاؤں کے شہری صفائی کے حوالے سے نظام صحت کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔ گاؤں میں کنوؤں اور دیگر ذرائع سے پانی کی فراہمی کو فی الحال استعمال نہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

نیرلی میں پانی کی آلودگی سے متاثرہ افراد میں

سید معین کی جانب سے مفت ادویات اور مدد

ناندیڑ 28 ستمبر (حیدر علی): نیرلی میں پانی کی آلودگی کے باعث متاثرہ افراد کے لیے ایم آئی ایم مہاراشٹر کے نائب صدر سید معین صاحب نے اہم اقدامات کیے ہیں۔ کل رات نیرلی میں ہونے والے اس واقعے کے بعد انہوں نے ہیلتھ پلس اسپتال میں مفت ادویات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ سید معین نے ناندیڑ کے چار تا پانچ اسپتالوں میں داخل مریضوں سے ملاقات کی اور ان کی صحت کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے مقامی افراد اور اسپتال کے عملے کے ساتھ بات چیت کی تاکہ متاثرین کی مشکلات کا حل نکالا جا سکے۔ سید معین نے نیرلی گاؤں کا بھی دورہ کیا جہاں انہوں نے متاثرہ افراد کے خاندانوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے انتظامیہ کے اہلکاروں سے گفتگو کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں جن ملازمین نے عدم توجہی کا مظاہرہ کیا ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور انہیں معطل کیا جائے۔ اس کے علاوہ سید معین نے شری گرو گوبند سنگھ جی سرکاری اسپتال پہنچ کر اسپتال میں شریک مریضوں سے ملاقات کی اور ان میں کھانا تقسیم کیا۔ سید معین کی یہ کوششیں متاثرہ افراد کی مدد کے لیے اہم ثابت ہوئیں اور انہوں نے بلا لحاظ مذہب وملت انسانی ہمدردی کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا جس سے متاثرہ افراد کے دلوں میں امید کی ایک نئی کرن بیدار ہوئی۔

ناندیڑ: ممبئی یونیورسٹی انتخابات میں شیوسینا یووا نے شاندار کامیابی حاصل کی اور دس کے منجملہ دس نشستیں جیت لی ہیں اسی کی خوشی میں آج ناندیڑ میں یووا سینا کے مہیش کھیڑکر کی قیادت میں خوشیاں منا کر میٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر سینا کے عہدیداران بھی موجود تھے

شفاف اور بے خوف ماحول میں اسمبلی انتخابات کی منصوبہ بندی: الیکشن کمشنر

ممبئی، 28 ستمبر: مرکزی الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر کے آئندہ اسمبلی انتخابات کو شفاف اور بے خوف ماحول میں کرانے کے لیے سخت منصوبہ بندی کی ہدایات دی ہیں، مرکزی الیکشن کمشنر راجیو کمار نے مہاراشٹر کے تمام ووٹروں سے اس میں جوش وخروش سے حصہ لینے کی اپیل کی ہے۔ جمہوریت کا جشن، خاص طور پر شہری علاقوں کے ووٹرز اور ووٹنگ کے فیصد میں اضافہ۔ مسٹر راجیو کمار آئندہ اسمبلی انتخابات کے انتظامات کا جائزہ لینے کے بعد ہوٹل ٹرائیڈنٹ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں میڈیا سے خطاب کررہے تھے۔ الیکشن کمشنر سربھ شری گیانیش کمار، ڈاکٹر سکھبیر سنگھ سندھو، سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر سربھ شری دھامیندر شرما، نتیش ویاس، منیش گرگ، ڈپٹی الیکشن کمشنر سربھ شری ہردیش کمار، اجیت کمار، منوج کمار ساہو، سنجے کمار، جوائنٹ ڈائریکٹر انوج چانڈک اور ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم موجود تھے۔ مسٹر راجیو کمار نے کہا کہ مہاراشٹر میں کل 288 حلقے ہیں جن میں سے 234 عام حلقے ہیں، 25 درج فہرست قبائل کے لیے اور 29 درج فہرست ذاتوں کے لیے ریزرو ہیں۔ ریاست میں کل 9.59 کروڑ ووٹر ہیں۔ ان میں سے 4.95 کروڑ مرد ووٹر اور 4.64 کروڑ خواتین ووٹر ہیں۔ اس طرح 5997 تھرڈ پارٹی ووٹرز اور 6.32 لاکھ معذور ووٹر ہیں۔ 85 سال سے زیادہ عمر کے ووٹروں کی تعداد 12.48 لاکھ ہے۔ جبکہ 18 سے 19 سال کی عمر کے نئے ووٹرز کی تعداد 19.48 لاکھ ہے۔ ریاست میں نافذ کیے جانے والے خصوصی مختصر نظر ثانی کے پروگرام کی وجہ سے خواتین ووٹروں کے رجسٹریشن میں بڑی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور 10.17 لاکھ کا اضافہ قابل مبارکباد ہے۔ فی ہزار مردوں کے مقابلے خواتین کی تعداد 914 سے بڑھ کر 936 ہوگئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 18 سے 19 سال کی عمر کی نئی رجسٹرڈ خواتین کی تعداد 7.74 لاکھ ہے۔ 100 سال سے زائد عمر کے ووٹرز کی تعداد 49 ہزار 34 ہے اور الیکشن کمیشن کے ذریعے بزرگ اور معذور ووٹرز کو گھر گھر ووٹنگ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ سینئر ووٹر پولنگ بوتھ پر آنے اور ووٹ ڈالنے کے لیے بے تاب ہیں، جو لوک سبھا انتخابات کے دوران واضح تھا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ یہ معاملہ یقینی طور پر نوجوان ووٹروں کے لیے ایک تحریک ہے، جناب راجیو کمار نے نئے ووٹروں کے ساتھ ساتھ خواتین اور شہری ووٹروں سے بھی اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ووٹ ڈالنے اور ووٹنگ فیصد بڑھانے کے لیے آگے آئیں۔ ریاست میں ایک لاکھ 186 پولنگ اسٹیشن، شہری علاقوں میں 42 ہزار 585 پولنگ اسٹیشن اور دیہی علاقوں میں 57 ہزار 601 پولنگ اسٹیشن ہیں۔ 299 پولنگ بوتھ غیر فعال ہوں گے جبکہ 350 نوجوانوں کے لیے چلائے جائیں گے۔ خواتین پولنگ اسٹیشنز کی تعداد 388 ہوگی۔ مسٹر راجیو کمار نے اس موقع پر کہا کہ ہر پولنگ اسٹیشن پر ہیلپ سنٹر، معذوروں کے لیے بیت الخلا، پینے کے پانی سمیت تمام ضروری تعاون فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ الیکشن کمیشن کے اہلکاروں نے انتہائی دور دراز علاقوں میں ہر کسی کے گھر جا کر سروے کیا ہے۔ اس میں کاتکاری، کولام، ماریا گونڈ قبائلی برادریوں کے سو فیصد ووٹروں کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کمیشن نے متعلقہ اداروں کو یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کو ووٹنگ کے لیے اضافی چھٹی دینے کی ہدایات دی ہیں۔ ووٹر لسٹ میں آپ کا نام چیک کرنے کے لیے VHA ایپ اور شہری انتخابی عمل کے دوران کسی بھی قسم کی خرابی پائے جانے پر Vigil-C ایپ پر شکایت درج کر سکتے ہیں۔ جس پر کمیشن کے ذریعے فوری کارروائی کی جائے گی۔ انتخابات میں امیدواروں کے بارے میں معلومات ایپ KYC (اپنے امیدوار کو جانیں) پر دستیاب ہوگی۔

مرکزی الیکشن کمیشن کا ماسٹر اسٹروک

امیدواروں کے ساتھ ساتھ پارٹی کا سر درد بڑھ گیا

مجرمانہ ریکارڈ والے امیدواروں کو اخبارات وٹی وی پر تین بار اشتہار دینا ہوگا

ممبئی 28 / ستمبر (ورق تازہ نیوز) ریاست میں اسمبلی انتخابات کی ہوائیں چلنے لگی ہیں۔ مہاوتی اور مہاوکاس اگھاڑی میں سیٹوں کی تقسیم کو لے کر بات چیت آخری مرحلے میں ہے۔ کچھ جگہوں سے گھوڑے پھنس گئے ہیں۔ اس سال کے انتخابات میں مہایوتی اور ماویہ اتحاد دونوں کے درمیان اچھی لڑائی ہوگی۔ آئندہ چند روز میں انتخابی پروگرام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس پس منظر میں مرکزی الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر کا دورہ کرنے کے بعد پریس کانفرنس کی۔ مرکزی الیکشن کمیشن نے اس پریس کانفرنس میں سب کچھ واضح کردیا ہے۔ ساتھ ہی، مرکزی الیکشن کمیشن نے فیصلہ کیا ہے اور امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کو نامزد کیا ہے۔ اسمبلی انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کو حلف نامہ میں اپنی ذاتی معلومات، کسی بھی مجرمانہ معاملے کی معلومات، غیر منقولہ اور منقولہ اثاثوں کی معلومات دینا ہوگی۔ اب اس الیکشن میں مجرمانہ پس منظر کے حامل امیدواروں کو اپنے جرائم کے بارے میں تین بار اخبار کے ذریعے معلومات دینا ہوں گی۔ مرکزی الیکشن کمیشن کے چیف کمشنر راجیو کمار نے پریس کانفرنس میں وضاحت کی کہ میڈیا کے ذریعے معلومات فراہم کرنا ہوں گی۔

راجیو کمار نے کیا کہا؟: مجرمانہ پس منظر کے حامل امیدواروں کو اپنے خلاف ہونے والے جرم کے بارے میں کل 3 بار اخبارات اور نیوز چینلز میں اشتہار کے ذریعے معلومات دینا ہوں گی، یہ کہنا پڑے گا کہ ہمارے خلاف متعلقہ جرم ہے۔ مجرمانہ پس منظر رکھنے والوں کو کیوں نامزد کیا؟ اس حوالے سے متعلقہ سیاسی جماعتوں کو بھی وجہ بتانا ہوگی۔ کیا آپ کے حلقے میں اچھے امیدوار نہیں تھے؟ ہمیں اس کے بارے میں بھی معلومات دینی ہیں"، راجیو کمار نے کہا۔ تاہم یہ بات طے ہے کہ مرکزی الیکشن کمیشن کے فیصلے نے امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کو پھنسانے کی کوشش کی ہے۔

شراب پارٹی کے پیسے کی تقسیم پر کمیشن کی نظر

دریں اثنا، الیکشن کمیشن پارٹی پیسے کی تقسیم پر گہری نظر رکھے گا۔ مختلف انتخابات سے قبل ووٹرز کو مراعات دے کر ان کو لبھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عورتوں کو ساڑیاں، مردوں کو شراب اور پیسے دیے جاتے ہیں۔ لیکن اب سالیکشن کمیشن ایسی چیزوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔ جہاں پیسے، شراب، تحائف دیے جائیں گے وہاں سخت کارروائی کی جائے گی۔ ہم اس مخصوص پر زیادہ توجہ دیں گے"، راجیو کمار نے کہا۔

آئی پی ایل گورننگ کونسل کی میٹنگ: شائقین کی نظریں میگا آکشن کی تاریخ اور ریٹینشن ضابطہ سے متعلق فیصلہ پر مرکوز

ممبئی 28 / ستمبر (ایجنسیز) آئی پی ایل 2025 کا میگا آکشن کب اور کہاں ہوگا؟ اور فرنچائزیوں کو کتنے کھلاڑی ریٹین کرنے کی اجازت ملے گی۔ ان سوالات کو لے کر کرکٹ دنیا اور اس کے شائقین میں تجسس برقرار ہے۔ اب ان سوالوں کا جواب ملنے کا وقت آگیا ہے کیونکہ ہفتہ (28 ستمبر) کو آئی پی ایل کی گورننگ کونسل کی میٹنگ ہونے والی ہے۔ اس میٹنگ میں ان سبھی معاملوں پر بات ہوگی جسے جاننے کے لیے شائقین بیتاب ہیں۔ 'کرک بز' کی ایک خبر کے مطابق آئی پی ایل گورننگ کونسل کی میٹنگ ہفتہ کو ہوگی۔ ذرائع کے مطابق یہ میٹنگ شام 6.30 بجے بنگلورو کے فور سیزنس ہوٹل میں منعقد ہوگی۔ ہفتہ کو میٹنگ بلانے کا فیصلہ آخری وقت میں لیا گیا ہے کیونکہ میٹنگ کے لیے نوٹس شام کو ہی اراکین کو بھیجے گئے تھے۔ امید کی جارہی ہے کہ میٹنگ کے فوراً بعد ہی اس میں لیے گئے فیصلوں کا اعلان کردیا جائے گا۔ کھلاڑیوں کے ریٹینشن کی تعداد طے کرنے کے علاوہ میٹنگ میں میگا آکشن کی تاریخ اور جگہ پر بھی فیصلہ لیے جانے کی امید ہے۔ حالانکہ ابھی تک یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ میگا آکشن نومبر کے آخر میں کسی خلیجی شہر میں ہوگا۔ مانا جارہا ہے کہ سعودی عرب بھی نیلامی کی میزبانی کرنے کے لیے خواہش مند ہے اور اگر گورننگ کونسل منظوری دیتی ہے تو یہ آکشن ریاض میں بھی منعقد کیا جاسکتا ہے۔ ریٹینشن کو لے کر قیاس آرائیوں کا بازار گرم ہے۔ اندازہ لگایا جارہا ہے کہ اس کی تعداد 2 سے 8 کے درمیان ہو سکتی ہے۔ وہیں بی سی سی آئی آر ٹی ایم متبادل سمیت 5 سے 6 کے درمیان کی تعداد پر متفق ہوسکتی ہے۔ چہ می گوئیاں ہے کہ اس مرتبہ آئی پی ایل میں کئی بڑے کھلاڑی اپنی ٹیمیں بدل سکتے ہیں۔ چنئی سپر کنگس کے مایہ ناز کھلاڑی اور عالمی چمپئن کپتان مہندر سنگھ دھونی کے ایک بار پھر کھیلتے ہوئے نظر آنے کی امید کی جارہی ہے۔ حالانکہ انہوں نے ابھی اس کی تصدیق نہیں کی ہے۔

بی جے پی نے جموں وکشمیر کو اپنے مفاد کے لیے سیاسی شطرنج کا مہرہ بنادیا: پرینکا گاندھی

سری نگر 28 / ستمبر (ایجنسیز) جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخاب کی سرگرمیاں اب اپنے آخری مراحل میں داخل ہوچکی ہیں۔ دو مرحلہ کی پولنگ ہوچکی ہے اور آخری مرحلہ کی پولنگ یکم اکتوبر کو ہونے والی ہے۔ اس درمیان کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے جموں وکشمیر کا دورہ کیا اور ایک انتخابی جلسہ کے دوران پُرزور انداز میں بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "جموں وکشمیر ملک کا اعلیٰ مقام ہے۔ قدرت نے آپ کو خوبصورتی، وسائل، بڑے بڑے روحانی گرو دیے، جو یہاں سے چلے اور ملک و بیرون ملک میں مذہب اور امن کی بات کی۔ لیکن بی جے پی کے لیڈروں نے جموں وکشمیر کو اپنے سیاسی شطرنج کا مہرہ بنادیا ہے۔ جموں وکشمیر کے لوگوں کے لیے پالیسیاں نہیں بنتیں، جو بنتی بھی ہیں وہ ملک میں سیاست کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔" اپنی تقریر کو آگے بڑھاتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "بی جے پی کی حکومت میں 683 دہشت گردانہ حملوں میں تقریباً 260 جوان شہید ہوئے اور 160 شہریوں کی جان چلی گئی۔ 150 سال سے جاری دربار کوچ کی روایت کو بھی ختم کردیا گیا۔ یہ آپ کا وقار تھا، جسے ختم کر دیا گیا۔ آپ سے ریاست کا درجہ چھینا تو کہا گیا کہ اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟" وہ مزید کہتی ہیں کہ "بی جے پی کہتی ہے اپنے گھروں میں اسمارٹ میٹر لگوائیے۔ جس میں 10 گنا بجلی بل آتا ہے۔ ہر جگہ ٹیکس لگادیا۔ آپ کی زمینیں چھینیں گے، آپ سے ٹیکس لیں گے اور کام کرانے کے بدلے رشوت بھی دینی پڑتی ہے۔ اس حکومت میں عوام کی ساعت ہی نہیں ہے۔" پرینکا گاندھی نے بی جے پی کے ساتھ ساتھ لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) منوج سنہا کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ "وہ یہاں کے نہیں، وہ باہری ہیں اور باہری لوگوں کے لیے کام کررہے ہیں۔ یہاں کے ٹنڈر باہری لوگوں کو دیے جارہے ہیں۔ یہاں سے جو ریت نکالی جا رہی ہیں اسے بھی باہر بھیجا جارہا ہے اور جب مرکز کے زیر انتظام خطہ کے لوگ اسی ریت کو خریدتے ہیں تو وہ بہت ہی مہنگی ہوتی ہے۔"

Reg.NND-52/80,F479
مسلم سرکار
قائم شدہ 1981
Skill India
कौशल भारत - कुशल भारत
Industrial Training Institute
نیشنل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام
نیشنل انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ
نزد مال ٹیکڑی ریلوے فلائی اوور برج، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔ 431604
Affiliated To NCVT, DGE & T.
داخلہ جاری ہے۔
جاریہ تعلیمی سال کیلئے مندرجہ ذیل شعبہ جات میں داخلہ جاری ہے۔

سلسلہ نمبر	کورسیس ٹریڈ	تربیت کی معیاد	جائیدادیں	تعلیمی قابلیت
1	الیکٹریشن (Electrician)	2 سال	20	ایس ایس سی کامیاب
2	موٹر میکانیک (M.M.V.)	2 سال	24	ایس ایس سی کامیاب
3	فیٹر (Fitter)	2 سال	20	ایس ایس سی کامیاب
4	وائرمین (Wireman)	2 سال	20	ایس ایس سی کامیاب / ناکام
5	ویلڈر (Welder)	1 سال	40	ایس ایس سی کامیاب / ناکام

10th کامیاب / ناکام۔
12th کامیاب / ناکام
طلباء کیلئے سنہرہ موقع۔
یہ کورسیس کرنے والوں کیلئے مواقع
- سرکاری و نیم سرکاری دفاتر میں تقرر کا موقع۔
- بیرونی ملک جیسے سعودی عربیہ، دبئی وغیرہ میں ملازمت کے مواقع۔
- سرکاری اسکیمات سے فائدہ لیتے ہوئے خود کا کاروبار کرنے کی سہولت۔

درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے جلد از جلد آفیس سے رابطہ قائم کرے۔
ویب سائٹ پر بھی فارم پُر کیئے جاسکتے ہیں
http://admission.dvet.gov.in
اور فارم پُر کرنے کی سہولت دستیاب ہے۔
Online فارم بھرنے اور لینے کا وقت صبح 10:30 سے شام 5:30 بجے تک رہیگا۔
مزید معلومات کیلئے ادارہ سے رابطہ کریں۔ 9028982451,7620076024

ADS CONSTRUCTION
Our Services :1)Ghunthewari (City/Gramin)
2) Building Permission 3) Building Planning 4) Structural Design . 5)3D Building Modelling 6) Interior Designing
Address Opp Lions Eye Hospital , Workshop Corner,Nanded.
Contact Us:- 918308350356- 8208338716

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔